Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 50

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

12 ذوالحجہ 1429 ہجری 11 فتح 1387 ہش 11 دسمبر 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ حضور انور تامل ناڈو کیرالہ کے بعد مورخہ ۶ دسمبر کو بخیرو عافیت لندن پہنچ گئے۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازی عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا۔ (النساء آیت ۶۰)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اولوا الامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر ایسا حبشی غلام (حاکم بنا دیا جائے) جس کا سر منقہ کی طرح (چھوٹا) ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الاحکام، باب السمع والطاعۃ للامام ما لم تکن معصیۃ)

☆......حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔ (صحیح مسلم کتاب باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آجاتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔ مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے انکی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارگراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم ﷺ کے حضور انکا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے۔ اور آپ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے اگر ان میں یہ اطاعت کی تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی اصلی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے میرے نزدیک شیعہ سنیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی۔ کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کر رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ آپ پیغمبر خدا ﷺ کی شکل وصورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اسمیں بھی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے۔ اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت رسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور حوادث کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعودؑ کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ج ۲۔ ص ۲۴۶۔ ۲۴۸۔ زیر سورۃ النساء آیت: ۶۰)

التواء جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ:

جلسہ سالانہ قادیان جو 26 تا 29 دسمبر 2008ء کی تاریخوں میں منعقد ہونا تھا، فی الحال تا اطلاع ثانی ملتوی کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت مطلع رہیں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مومن کو خوف زدہ نہیں ہونا چاہئے لیکن یہ ضرور غور کرنا چاہئے کہ کس چیز میں فائدہ ہے یا زیادہ فائدہ ہے

بعض دفعہ انسان ایک کام کو اچھا سمجھتا ہے لیکن اگر وہ اللہ کے نزدیک اس وقت بہتر نہیں تو اللہ اپنے بندے کی بھلائی کی خاطر اس میں روک ڈال دیتا ہے اور اس کو یا اس کے قریبیوں کو اس کام سے رکنے کی اطلاع دیتا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۵؍دسمبر ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الہادی دہلی۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر انسان کی اس دنیا میں خواہشات ہوتی ہیں۔ ہر ایک کی خواہشیں اپنی اپنی استعدادوں، اپنی صلاحیتوں اور اپنے ماحول اور معاشرے کے مطابق مختلف ہوتی ہیں۔ لیکن ایک مومن اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ کی ذات پر مکمل بھروسہ کرتا ہے اور وہ ہر کام، ہر خواہش اور ہر مشکل و اسائش میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی رجوع کرتا ہے۔ تب ہی ایک انسان مومن اور ایمان میں ترقی کرنے والا اور عبادت گزار کہلا سکتا ہے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی خواہش اور اس کو پورا کرنے کے لئے وہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر جوتی کا تسمہ بھی لینا ہو تو اسے حکم ہے کہ خدا سے مانگے کیونکہ اگر اس کی مرضی نہیں ہوگی تو ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ بازار تک ہی پہنچ نہ سکے یا اگر خرید لے تو اس کو استعمال ہی نہ کر سکے۔ پس ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی خواہش کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا رہے۔

ہم احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق ہمیں یہ عرفان عطا فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ انہی سے پیار کرتا ہے اور انہی کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو اس کے حکموں کی تعمیل کرتے ہیں لیکن جو اللہ کے سچے فرمانبردار نہیں یا ان کی اولاد خدا کی فرمانبردار نہیں تو دنیا تو انکی تباہ ہوتی ہی ہے دین کے لحاظ سے بھی تباہ و برباد ہوتے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ دنیا دار جو دولت اپنے لئے بناتا ہے اس کے مرنے کے بعد اس کے بیوی بچوں کے کام آئے گی۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اکثریت اس بات کا ادراک رکھتی ہے اور مشکلات و ضرورت کے وقت صرف اور صرف اپنے اللہ کے حضور جھکتی ہے اور یہی ایک مومن کی پیدائش کا مقصد ہے کہ وہ اپنی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے اور اللہ کا فضل اسی لئے ہی ایک مومن پر ہوتا ہے کہ عام حالات میں بھی اس کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے۔ تب ہی اللہ تعالیٰ مومن کے تمام کاموں میں برکت عطا فرماتا ہے۔

فرمایا: بعض دفعہ انسان ایک کام کو اچھا سمجھتا ہے لیکن اگر وہ اللہ کے نزدیک اس وقت بہتر نہیں تو اللہ اپنے بندے کی بھلائی کی خاطر اس میں روک ڈال دیتا ہے۔ بعض دفعہ بندہ دُعاؤں اور صدقات کے ساتھ کسی کام میں ہاتھ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو یا اس کے قریبیوں کو اس کام سے رکنے کی اطلاع دیتا ہے لیکن انسان پھر بھی اپنی اجتہادی غلطی کی وجہ سے اس کام پر اصرار کر رہا ہوتا ہے اور بعد کے حالات اس حقیقت کو کھول دیتے ہیں کہ اللہ کے فیصلہ میں ہی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس اصولی بات کی طرف قرآن مجید میں تو ارشاد فرمایا ہے: وَعَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰۤی اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ کہ عین ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور اس میں تمہارے لئے شر چھپا ہوا ہو۔ فرمایا: وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (سورۃ البقرہ: ۲۱۷) کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اب یہ ایک اصولی بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دی کہ انسان کا علم جو محدود ہے بعض دفعہ اس کو کوئی چیز اچھی نظر آ رہی ہوتی ہے لیکن وہ نہیں جانتا کہ اس کام کے ہونے سے اس کو نقصان بھی ہو سکتا ہے اور جب انسان ضد کرتا ہے تو فائدہ کی بجائے نقصان کر بیٹھتا ہے۔ پس اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کسی خواہش کی تکمیل میں اپنی پسند کو دخل نہ دے بلکہ عالم الغیب والشہادۃ خدا سے مدد مانگے۔ وہ خدا تو مجیب ہے۔ جو دُعاؤں کو سنتا ہے اس کے آگے جھکے کہ اے اللہ تو ہی ہر ظاہری اور چھپی باتوں کو جاننے والا ہے تو مجھے سیدھی راہ میں چلا اور جس طرح چاہتا ہے اس رستہ سے عطا کر اور جب بندہ اس طرح مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ صحیح راستہ دکھا دیتا ہے اور بعض دفعہ دُعا کرنے کے بعد اجتہادی غلطی کر بیٹھتا ہے اور بعض اور اشاروں پر محمول کرتے ہوئے غلط فیصلہ کر لیتا ہے اس کے باوجود بعض ایسے حالات ظاہر ہو جاتے ہیں کہ اللہ کی مرضی یہ ہوتی ہے کہ اللہ نے اس کام کی تکمیل کسی اور وقت کے لئے مقدر کر رکھی ہوتی ہے کیونکہ یہی جماعت کی ترقی کے حق میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے جماعت کی ترقی اور فتح کے ہیں اور ہم نے اس کے بے شمار فضلوں کو سمیٹنا ہے لیکن اس کے لئے وقت کا تعین خدا نے فرمانا ہے۔ ہمارا کام اس کی رضا پر چلتے ہوئے دعائیں کرتے ہوئے اپنے کام کرتے چلے جانا ہے۔

فرمایا: اس سال خلافت جوبلی کے حوالہ سے ہر احمدی میں ایک نیا جذبہ ہے۔ مختلف ملکوں کے سالانہ جلسے ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ قادیان کا جلسہ بھی دسمبر کے آخر میں ہونا ہے۔ بڑے جذبے سے احمدیوں نے اس میں شمولیت کی تیاری کی ہے لیکن گذشتہ دنوں ظالم لوگوں نے اس ملک میں جو دہشت گردی کے واقعات کئے ہیں اس نے پورے ملک میں بے چینی پیدا کر دی ہے اور لگتا ہے کہ یہ لوگ اپنی کاروائیوں کو مزید پھیلائیں گے ان حالات کی وجہ سے میں نے باہر سے آنے والے احمدیوں کو روک دیا ہے۔ باہر سے کسی نے بھی اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے نہیں آنا۔ اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے گا تو پھر انشاء اللہ شامل ہو جائیں گے۔ ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ شر سے بچو۔ یہاں کے شہری جو یہاں رہ رہے ہیں وہ تو اپنے ملک میں ہیں لیکن غیر ملکی جب سفر میں ہوتے ہیں تو پھر ان کے حالات اور ہو جاتے ہیں۔ بہرحال ہمیں نصیحت کی گئی ہے کہ فسادات سے بچو۔ پہلے بھی مختلف فکرمندی والی خوابیں آئی تھیں۔ یہ سب خوابیں مختلف ممالک کے لوگوں کو دکھائی گئیں۔ چنانچہ دعا کے بعد میں نے باہر سے آنے والے لوگوں کو فی الحال روک دیا ہے۔ ہمارے ہر کام جذباتیت سے بالا ہو کر ہونے چاہئیں۔ ہر احمدی کی جان کی قیمت ہے۔ بلاوجہ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے پتہ ہے کہ بعضوں کو اس سے شدید تکلیف پہنچے گی لیکن ہمارے ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوتے ہیں۔

ابتلاؤں سے بچنے کے لئے قرآن مجید اور احادیث میں بعض دُعائیں ہمیں سکھائی گئی ہیں ان میں سے ایک دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی ہے: اَعُوذُ بِوَجهِ اللّٰهِ العَظِيْمِ الذی ليس شیءٌ اعظم منهُ وبكلمات الله التامات الّتی لا يُجَاوِزُ هُنَّ برٌّ وَّلا فَاجرٌ وباسماء الله الحسنٰی ماعَلِمتُ منها ومالَمْ اعلم من شرّ ماخلق وذرأَ وبرأَ۔ ترجمہ: میں اپنے عظیم شان والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جس سے عظیم تر کوئی شے نہیں اور ان کامل اور مکمل کلمات کی پناہ بھی چاہتا ہوں کہ جس سے کوئی نیک اور بد تجاوز نہیں کر سکتا اور اللہ کی تمام نیک صفات جو مجھے معلوم ہیں یا نہیں معلوم ان سب کی پناہ طلب کرتا ہوں اس مخلوق کے شر سے جس نے اسے پیدا کیا اور پھیلایا۔

اسی طرح قرآن مجید میں ایک دُعا ہے رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ یعنی اے میرے رب! یقیناً میں اس خیر کا محتاج ہوں جو تو میری طرف نازل کرے۔

یہ دُعائیں ہیں جو ہر وقت انسان کو خدا سے مانگنی چاہئے اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہمیں بچائے اور ہماری خواہشات کو صحیح سمتوں میں رکھے اور اگر ہم غلط اجتہاد کی وجہ سے اس کو نہ سمجھ سکیں تو خدا تعالیٰ ہم کو اس کے بداثرات سے بچائے۔ فرمایا: مومن کو خوف زدہ نہیں ہونا چاہئے لیکن یہ ضرور غور کرنا چاہئے کہ کس چیز میں فائدہ ہے یا زیادہ فائدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

یقیناً خدا رحیم کریم اور حلیم ہے وہ دُعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا۔

فرمایا: قادیان والوں کے لئے بھی دُعا کریں، یہاں کے بسنے والے اور تمام ہندوستان کے احمدیوں کو اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے۔ پاکستان کے احمدیوں کے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی محرومیاں دور فرمائے اور ان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ تمام دنیا کے احمدیوں کو اور عالم انسانیت کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور انسان انسان کا حق ادا کرنے والا بنے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

خطبہ جمعہ

مساجد کی تعمیر کا سب سے بڑا مقصد تو تقویٰ کا قیام ہی ہے۔ مسجد ہمیں جہاں ایک خدا کے حضور جھکنے والا بنانے والی ہوتی ہے اور بنانے والی ہونی چاہئے، وہاں خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والی بھی ہونی چاہئے۔

کئی صدیاں پہلے فرانس میں مسلمان سپین کے راستے سے داخل ہوئے تھے لیکن یہاں مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا لیکن مسیح محمدی کو جو پیار اور محبت اور دعاؤں کا ہتھیار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہے جو دلوں کو گھائل کرنے والا ہے۔ اس دفعہ یہ حملہ دلوں کو جیتنے کے لئے ہے۔ پس اس موقع کو ضائع نہ کریں اور اپنی عبادتوں اور اعلیٰ اخلاق اور تبلیغ کے معیار پہلے سے بلند کریں تاکہ سعید فطرت لوگوں کو آنحضرتؐ کے جھنڈے تلے جلد سے جلد لے آئیں۔

فرانس کی پہلی احمدیہ مسجد ''مسجد مبارک'' کے نہایت مبارک افتتاح کے موقع پر احباب کو اہم نصائح

دو مبلغین سلسلہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمرؔ اور مکرم مولانا عبدالرشید رازی صاحب کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 10/اکتوبر 2008ء بمطابق 10/اخاء 1387 ہجری شمسی بمقام بمقام مسجد مبارک۔ پیرس (فرانس)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا- وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ-ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ (سورۃ الاعراف 27)

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ فرانس کو بھی پہلی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد مزید مسجدوں کے لئے ایک مضبوط بنیاد ثابت ہو۔ ملکی قوانین بھی راہ میں حائل نہ ہوں اور احباب جماعت کے اندر بھی مساجد کی تعمیر کے لئے قربانیوں کا شوق مزید بڑھے۔ اور تعمیر کے لئے صرف شوق ہی نہیں بلکہ وہ روح بھی پیدا ہو جس سے وہ مساجد کی تعمیر کے مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں۔ اس مسجد کی تعمیر نے یقیناً افراد جماعت کو یہ سبق دیا ہوگا کہ اگر ارادہ پختہ ہو اور لگن سچی ہو تو وقت آنے پر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمام روکیں دُور فرما دیتا ہے۔ یہ جگہ جہاں اب یہ خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی ہے گو میناروں وغیرہ کی اونچائی کے بارہ میں کونسل نے علاقہ کے لوگوں کے شور مچانے پر بعض یہاں پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں لیکن کم از کم اس جگہ مسجد کے نام کے ساتھ ہمیں ایک پراپر (Proper) مسجد بنانے کی، باقاعدہ مسجد بنانے کی اجازت تو ملی اور موجودہ ضرورت کے لحاظ سے عورتوں اور مردوں کو نمازیں ادا کرنے کے لئے، جمعہ پڑھنے کے لئے جگہ میسر آ گئی۔ آج تو باہر سے بھی کچھ مہمان آئے ہوئے ہیں اس لئے جگہ چھوٹی نظر آ رہی ہے۔ فرانس کی جماعت کے لحاظ سے، اس علاقہ کی جماعت کے لحاظ سے مسجد کی یہ جگہ کافی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میناروں کی اونچائی کا مسئلہ بھی آہستہ آہستہ حل ہو جائے گا۔ اس جگہ پر جیسا کہ آپ جانتے ہیں پہلے ایک عارضی ہال تھا جس میں نمازیں پڑھی جاتی تھیں۔ علاقہ کے لوگوں کے اکثر اعتراض بھی آتے رہتے تھے یہاں تک کہ ایک وقت میں وہی ہمارے مہربان میئر صاحب جو اس وقت بھی یہاں ابھی آئے ہوئے تھے وہ بھی ایک دن غصّہ میں بھرے ہوئے آئے اور یہاں نمازوں پر پابندیاں لگانے کی، اس ہال کو گرانے کی دھمکیاں بھی دیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرماتے ہوئے ان لوگوں کے دلوں کو اپنے فضل سے بدلا تو انہی لوگوں نے باقاعدہ مسجد کی اجازت بھی دے دی۔ بلکہ مجھے یاد ہے کہ یہی میئر صاحب جو ایک زمانہ میں جماعت کے بارے میں اچھے خیالات نہیں رکھتے تھے ایک جلسہ پر یہاں تشریف لائے۔ مَیں یہیں تھا تو بڑے ادب احترام سے سٹیج پر بھی جوتے اتار کر آئے، بڑے احترام سے مجھے ملے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کا دل نرم کیا اور وہی شخص جو ہمیں نمازوں سے روکتے ہوئے ہمارے اُس عارضی ہال کو گرانے کے درپے تھا ہمیں باقاعدہ مسجد کی تعمیر کے لئے نہ صرف اجازت دینے کے لئے تیار ہو گیا بلکہ راستے کی روکوں کو دور کرنے کے لئے خود ہمارا مدد گار بن گیا اور ابھی تک یہ ہماری مدد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور ان کا سینہ مزید کھولے کہ وہ احمدیت کے پیغام کو، اسلام کے پیغام کو بھی سمجھنے والے بنیں۔

پس یہ جو اللہ تعالیٰ جماعت پر فضل فرماتا ہے اور اپنے بیشمار انعامات سے نوازتا ہے اور ہم جو مانگ رہے ہوتے ہیں اس سے بہت بڑھ کر دیتا ہے، يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ کے الفاظ کہہ کر جب تسلی دیتا ہے تو صرف اپنوں کو ہی مددگار نہیں بناتا بلکہ غیروں کے دلوں میں بھی ڈالتا ہے کہ وہ اس کے بندوں کے معین و مددگار بن جائیں۔ یہ باتیں ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بنانے والی ہونی چاہئیں اور شکر گزاری کا اظہار ہم کس طرح کر سکتے ہیں؟ اس کا طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ ہو۔ مسجد کی زینت اور خوبصورتی کا خیال پہلے سے بڑھ کر رکھنے والے ہوں تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں کیونکہ مساجد کی تعمیر کا سب سے بڑا مقصد تو تقویٰ کا قیام ہی ہے۔ مسجد ہمیں جہاں ایک خدا کے حضور جھکنے والا بنانے والی ہوتی ہے اور بنانے والی ہونی چاہئے، وہاں خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والی بھی ہونی چاہئے۔ پس یہ ایک بہت بڑا مقصد ہے جو ہر احمدی کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ شکر گزاری تبھی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت پہلے سے بڑھ کر کرنے والے ہوں گے۔ اس کے گھر میں جب جائیں تو تمام دنیاوی سوچیں اور خیالات باہر رکھ کر جانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ خدا کا گھر ہے اور جب ہم اس کے گھر اس لئے جا رہے ہیں کہ وہی ایک خدا ہے جو تمام جہانوں کا مالک ہے اور خالق ہے، وہ رب العالمین ہے۔ ہماری زندگی، ہمارے پیاروں کی زندگی عطا کرنے والا وہی ہے، ہماری ضروریات زندگی کو پورا کرنے والا وہی ہے تو پھر اس کے حضور حاضر ہوتے ہوئے کسی دوسری چیز کا ہمیں خیال نہیں آئے گا۔ جب ہماری یہ سوچ ہوگی، جب تک ہمارے اندر یہ سوچ قائم رہے گی ہر قسم کے مخفی شرکوں سے بھی اتنے عرصہ کے لئے ہم بچے رہیں گے۔

آج کل دنیا کے دھندے اور فکریں انسان کی سوچیں اپنی طرف مبذول کرا لیتی ہیں اور نماز پڑھتے پڑھتے بھی سوچیں اس طرف نہیں ہوتیں اور اپنی سوچوں میں غائب انسان الفاظ تو دوہرا رہا ہوتا ہے لیکن اس کو سمجھ نہیں آ رہی ہوتی کہ کیا کر رہا ہے۔ سلام پھیرتا ہے اور نماز سے فارغ ہو جاتا ہے۔ اس زمانہ کے امام کو مان کر جب ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے تو پہلی بات تو یہ کہ جمعہ کے جمعہ نہیں بلکہ سوائے اشد مجبوری کے نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کی کوشش کریں۔ مسجد میں آئیں تو صرف اور صرف اس کی طرف توجہ ہو اور پھر یہ کہ جیسا

کہ مَیں نے کہا اپنی عبادتوں اور مسجد کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔

اور وہ حق کس طرح ادا ہو گا اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:
’’ خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) ‘‘یعنی ہم نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے’’ جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خریدلوں، فلاں مکان بنالوں، فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلالے اور کیا سلوک کیا جاوے‘‘۔

آپ فرماتے ہیں کہ’’ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شے ہو جاوے گا‘‘۔

فرمایا:’’ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔ سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجالاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی‘‘۔ فرمایا:’’ اب دیکھو ہزاروں مساجد ہیں مگر سوائے اس کے کہ ان میں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے؟‘‘۔(ملفوظات جلد چہارم صفحہ222 ۔جدید ایڈیشن ۔مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد اور تنبیہ دل کو ہلا دیتا ہے کہ آپ ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں۔ ہماری اصلاح کے لئے اور خدا تعالیٰ سے ہمارا تعلق جوڑنے کے لئے کس درد سے ہمیں سمجھاتے ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر شے بنانے کے لئے آپ میں کس قدر بے چینی پائی جاتی ہے۔ پس ایسی عبادتوں کا حصول ہمارا مطمح نظر ہونا چاہئے اور اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے تبھی ہم اپنی عبادتوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے بھی بن سکتے ہیں اور مساجد کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے بھی بن سکتے ہیں۔ ورنہ مسجدیں تو دوسرے بھی بنا رہے ہیں، بعض مسجدیں خوبصورتی کے لحاظ سے اتنی خوبصورت ہیں کہ ہماری مساجد ان کا مقابلہ نہیں کرسکتیں لیکن کیونکہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے باہر رہ کر بنائی گئی ہیں اس لئے ظاہری خوبصورتی تو ان میں بیشک ہے لیکن جو اصل خوبصورتی جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا ہے ان میں پیدا نہیں ہوسکتی کیونکہ مسجد بنانے والوں نے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے زمانے کے امام کو نہ صرف مانا نہیں بلکہ اس کی مخالفت میں بھی بڑھ گئے۔ اُس مسیح و مہدی کو نہیں مانا جس کے آنے کی خبر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے دی تھی۔

پس اب جبکہ ہم نے یہاں اپنی مسجد بنالی ہے جو گو اتنی بڑی نہیں لیکن پھر بھی جیسا کہ مَیں نے کہا فی الحال یہاں کی ضرورت کے لئے کافی ہے۔ اب اس مسجد کے بن جانے کے ساتھ احمدیوں کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ مسلموں اور غیر مسلموں سب کی توجہ اب اس مسجد کی وجہ سے آپ کی طرف پھرے گی۔ بلکہ کل امیر صاحب نے مجھے یہاں چھپنے والا ایک رسالہ دکھایا جس کی بڑی سرکولیشن ہے جس نے مسجد کے حوالے سے ہمارا تعارف شائع کیا ہے۔ اس سے جہاں جماعت کا تعارف دوسروں تک پہنچے گا وہاں حاسدوں کے حسد بھی بھڑکیں گے اور دونوں باتوں کے لئے یعنی تعارف کی وجہ سے تبلیغ کے مواقع پیدا ہونے اور اس کے بہترین نتائج ظاہر ہونے کے لئے بھی اور حسد کی وجہ سے دشمنیاں پیدا ہونی ہیں۔ ان دشمنیوں کے پیدا ہونے پر نقصان سے بچنے کے لئے بہترین ذریعہ دُعا ہے۔ عبادتوں کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے اس سے تضرع اور عاجزی سے اس کی مدد مانگنا ہے۔ دلوں کو کھولنے والا بھی خدا تعالیٰ ہی ہے اور حاسدوں کے حسد سے بچانے والا بھی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ پس اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ آپ کو دو بلکہ تین طرح کے چیلنجوں کا سامنا کرنا ہے۔ ایک تو عبادتوں کو پہلے سے بڑھ کر بجالانے کی اور سجانے کی کوشش کرنی ہے اور اس کے لئے خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے گھر میں آ کر پانچ وقت اپنی نمازیں ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ جب نمازوں کی طرف بلایا جائے تو اس پر بغیر کسی حیل و حجت کے لبّیک کہنا ہے کہ حقیقی فلاح نمازوں سے ہی ملتی ہے نہ کہ دنیاوی دھندوں سے۔ پس ان مغربی ملکوں میں رہنے والے عام طور پر اور فرانس کے اس شہر میں یا اس کے قریب رہتے ہوئے خاص طور پر جس کے بارہ میں مشہور ہے کہ دنیاوی رنگینیوں اور چکا چوند کا شہر ہے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنانا یقیناً خدا تعالیٰ کے پیار کو سمیٹنے والا بنائے گا۔ پس اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ اپنی عبادتوں کے بھی نئے معیار قائم کریں۔

دوسرا چیلنج تبلیغ کا ہے جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی مواقع پر بتا چکا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی جگہ فرمایا ہے کہ جہاں اسلام کو متعارف کرانا ہو، جہاں ایک مرکز کی طرف لانے کی کوشش کرنی ہو۔ وہاں مسجد بنادو، اس سے تعارف پیدا ہوتا ہے اور تبلیغ کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

اور جیسا کہ مَیں نے بیان کیا، ابھی باقاعدہ اس مسجد کا افتتاح نہیں ہوا کہ رسالہ میں جماعت اور مسجد کا تعارف بھی شائع ہو گیا۔ پس یہ ابتداء ہے، انشاء اللہ تعالیٰ تبلیغ کے مزید راستے کھلیں گے اور جب یہ راستے کھلیں گے تو پھر لوگوں کی نظریں آپ پر ہوں گی۔ پس اس چیلنج کو قبول کرنے کے لئے بھی تیار ہو جائیں۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرانس کی جماعت کی تبلیغ کی مساعی اچھی ہے، کتنے فیصد لوگ شامل ہیں مجھے نہیں پتہ لیکن بہرحال اچھے نتائج ہوتے ہیں، لیکن بعض طبقوں اور قوموں تک محدود ہیں جس میں عرب مسلمان زیادہ ہیں۔ یہ بڑی اچھی بات ہے اور عربوں کا پہلا حق بنتا ہے کہ ان تک آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی آمد کا پیغام پہنچایا جائے۔ کیونکہ یہ ان لوگوں کا ہی ہم پر احسان ہے کہ انہوں نے ہمیں آنحضرت ﷺ کا پیغام پہنچا کر ہمیں اس خوش قسمت اُمّت میں شامل ہونے کا سامان بہم پہنچایا، جس نے ہماری دنیا بھی سنواری اور اخروی اور دائمی زندگی کے راستے بھی دکھائے۔ پس اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ تمام عرب تک آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کا پیغام پہنچانا ہمارا اوّلین فرض ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور اس زمانہ میں یہ عظیم مشن مسیح موعود اور مہدی موعود کا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے دنیا کو اکٹھا کریں۔ پس یہ پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ ہدایت دینا چاہے گا جس کی فطرت نیک ہوگی اس کے آپ ﷺ کی غلامی میں آنے کے سامان اللہ تعالیٰ پیدا فرمادے گا۔

پس پیغام پہنچانا اور پھر دعا کرنا یہ ہمارا اہم کام ہے۔ کیونکہ دعاؤں کا ہتھیار ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سب سے کارآمد ہتھیار ہے اور یہی ہتھیار آپ کو دیا گیا ہے اس لئے کبھی اپنے علم اور اپنی تبلیغ پر بھی انحصار نہ کریں۔ پھل بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی لگتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے دعائیں انتہائی ضروری چیز ہیں اس لئے کبھی دعاؤں کو نہ بھولیں۔

اور پھر تیسرا چیلنج، جب دنیا کی نظر آپ پر پڑے گی تو اپنے اعمال پر بھی ہمیں نظر رکھنی ہوگی کیونکہ جس کو تبلیغ کریں گے وہ ہمارے عمل بھی دیکھتا ہے۔ وہ یقیناً ہمارا اٹھنا بیٹھنا اور رکھ رکھاؤ دیکھے گا۔ وہ ہمارے آپس کے تعلقات کو دیکھے گا۔ وہ ہمارے قول و فعل کو دیکھے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:’’ ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے‘‘۔ فرمایا’’ جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونے سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ مَیں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:129) ‘‘یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور احسان کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے‘‘۔ فرمایا کہ’’ انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اُس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں‘‘۔(ملفوظات جلد پنجم صفحہ455۔جدید ایڈیشن)

پس آج ہم نے اپنے اعمال پر نظر رکھ کر اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اپنے ساتھ دنیا کے لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگوں کو زمینی اور سماوی آفات سے بچانا ہے اور اس کے ساتھ دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لاکر اس دنیا میں بھی تباہ ہونے سے بچانا ہے اور آخرت کی آگ سے بھی بچنے کے راستے دکھانے ہیں۔ پس اسی بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہم نے ایک مسجد بنالی۔ مومنین کا ترقی کی طرف اٹھنے والا ہر قدم اسے مزید ذمہ داریوں کا احساس دلاتا ہے اسے مزید ترقی کے راستوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ تقویٰ میں مزید ترقی کی طرف سے توجہ دلاتا ہے اور جوں جوں تقویٰ میں ترقی ہوتی جاتی ہے، ذمہ داری کا احساس بھی بڑھتا چلا جاتا ہے اور نیکیوں کو بجالانے کے لئے نئے سے نئے راستے بھی نظر آنے لگتے ہیں۔

پس یہ پہلا قدم تو آپ نے اٹھالیا کہ ایک مسجد بنالی لیکن اس کا اصل اجر تبھی ہمیں ملے گا جب یہ احساس رہے کہ ہمارا یہ عمل محض لِلّٰہ ہے، اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے اور اس کا حق ہم نے ادا کرنا ہے اور جب یہ احساس ہو گا تو ہمارے تقویٰ کے معیار بھی بڑھتے چلے جائیں گے۔ ہماری عبادتیں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہوں گی۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ | **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

گولبازار ربوہ
047-6215747

آنحضرت ﷺ نے جب مسجد بنانے والوں کو یہ خوشخبری دی کہ مسجد بنانے والے کو ایسا ہی گھر جنت میں ملے گا تو ساتھ یہ بھی فرمایا یہ شرط لگائی کہ مسجد اللہ تعالیٰ کے لئے ہو تو اس کا اجر ہے اور جو مسجد اللہ کے لئے ہو اس میں انسان خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے لئے عبادت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مسجد کی تعمیر کر کے یا اس کے لئے کسی قسم کی قربانی کر کے اس میں فخر نہیں پیدا ہو جاتا بلکہ اس کا دل اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی خشیت میں مزید بڑھتا ہے اور وہ یہ دعا کر رہا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے۔ تقویٰ پر چلتے ہوئے وہ وہی باتیں کرنے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کی پسندیدہ اور خدا کے بندوں کے لئے آسانی اور خوشی پیدا کرنے والی ہو نہ کہ تکلیف میں ڈالنے والی۔

پس آج جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر شکرگزاری کا اظہار کرنا ہے یا کر رہے ہیں تو اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ تقویٰ میں ترقی ہو اور ہماری عبادتیں اور ہمارے سب عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں اور یہی چیز خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے، اس میں خدا تعالیٰ نے اس بات کی طرف راہنمائی فرمائی ہے کہ انسان کو تقویٰ کو ہر چیز پر مقدم رکھنا چاہئے۔

خدا تعالیٰ نے یہاں لباس کی مثال دی ہے کہ لباس کی دو خصوصیات ہیں۔ پہلی یہ کہ لباس تمہاری کمزوریوں کو ڈھانکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ زینت کے طور پر ہے۔ کمزوریوں کے ڈھانکنے میں جسمانی نقائص اور کمزوریاں بھی ہیں، بعض لوگوں کے ایسے لباس ہوتے ہیں جس سے ان کے بعض نقص چھپ جاتے ہیں۔ موسموں کی شدت کی وجہ سے جو انسان پر اثرات مرتب ہوتے ہیں ان سے بچاؤ بھی ہے اور پھر خوبصورت لباس اور اچھا لباس انسان کی شخصیت بھی اجاگر کرتا ہے۔ لیکن آج کل ان ملکوں میں خاص طور پر اس ملک میں بھی عموماً تو سارے یورپ میں ہی ہے لباس کے فیشن کو ان لوگوں نے اتنا بیہودہ اور لغو کر دیا ہے خاص طور پر عورتوں کے لباس کو کہ اس کے ذریعہ اپنا ننگ لوگوں پر ظاہر کرنا زینت سمجھا جاتا ہے اور گرمیوں میں تو یہ لباس بالکل ہی ننگا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لباس کے یہ دو مقاصد ہیں ان کو پورا کرو۔ اور پھر تقویٰ کے لباس کو بہترین قرار دے کر توجہ دلائی، اس طرف توجہ پھیری کہ ظاہری لباس تو ان دو مقاصد کے لئے ہیں۔ لیکن تقویٰ سے دور چلے جانے کی وجہ سے یہ مقصد بھی تم پورے نہیں کرتے اس لئے دنیاوی لباسوں کو اس لباس سے مشروط ہونا چاہئے جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ یہاں لفظ رِیْش استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی ہیں پرندوں کے پَر جنہوں نے انہیں ڈھانک کر خوبصورت بنایا ہوتا ہے۔ وہی پرندہ جو اپنے اوپر پروں کے ساتھ خوبصورت لگ رہا ہوتا ہے اس کے پَر نوچ دیں یا کسی بیماری کی وجہ سے وہ پَر جھڑ جائیں تو وہ پرندہ انتہائی کراہت انگیز لگتا ہے۔

پھر اس کا مطلب لباس بھی ہے اور خوبصورت لباس ہے۔ لیکن بدقسمتی سے آج کل خوبصورت لباس کی تعریف ننگا لباس کی جانے لگ گئی ہے اور اس میں مردوں کا زیادہ قصور ہے کہ انہوں نے عورت کو اس کی کھلی چھٹی دی ہوئی ہے اور عورتیں بھی اپنی حیا اور تقدس کو بھول گئی ہیں اور ہماری بعض مسلمان عورتیں بھی اور احمدی بھی اِکّا دُکّا متاثر ہو جاتی ہیں۔ پردے اور حجاب جب اترتے ہیں تو اس کے بعد پھر اگلے قدم ننگے لباسوں میں آ جاتے ہیں۔ پس اپنے تقدس کو ہر عورت کو قائم رکھنا چاہئے۔ کل ہی مجھ سے ایک نئے احمدی دوست نے سوال کیا کہ اس معاشرے میں جہاں ہم رہ رہے ہیں بہت ساری برائیاں بھی ہیں ننگے لباس بھی ہیں تو ہم کس طرح اپنی بیٹیوں کو معاشرے کے اثرات سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ تو مَیں نے انہیں یہی کہا تھا کہ بچپن سے ہی بچوں میں اپنی ذات کا تقدس پیدا کریں انہیں احساس ہو کہ وہ کون ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سے کیا چاہتا ہے؟ اور پھر بڑی عمر سے ہی نہیں بلکہ پانچ چھ سال کی عمر سے ہی انہیں لباس کے بارے میں بتائیں کہ تمہارے اردگرد معاشرے میں جو چاہے لباس ہو لیکن تمہارے لباس اس لئے دوسروں سے مختلف ہونے چاہئیں کہ تم احمدی ہو۔ اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کو وہی لباس پسند ہے جن سے ننگ ڈھکا ہو۔ ان کے اندر کی نیک فطرت کو ابھاریں کہ انہوں نے ہر کام خدا تعالیٰ کی خاطر کرنا ہے۔ تو آہستہ آہستہ بڑے ہونے تک ان کے ذہنوں میں یہ بات پختہ اور راسخ ہو جائے گی۔

اسی طرح رِیْش کا مطلب دولت بھی ہے اور زندگی گزارنے کے وسائل بھی ہیں۔ یہاں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے لئے بھی تقویٰ ضروری ہے، زندگی کی سہولیات حاصل کرنے کے لئے کوئی غلط کام نہیں کرنا، غلط ذریعہ سے دولت نہیں کمانی۔ ناجائز کاروبار نہیں کرنا، حکومت کا ٹیکس چوری نہیں کرنا۔ اس طرح کی دولت سے تم اگر چوری کرتے ہو تو ظاہراً تو شاید عارضی طور پر خوبصورت گھر بنا لو لیکن تقویٰ سے دُور چلے جاؤ گے۔ اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری کمزوریوں کو ڈھانکنے کے لئے اور تمہاری زینت کے لئے جو جائز اسباب تمہارے لئے میسر کئے ہیں۔ ان کو استعمال میں لانا ضروری ہے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھو کہ لباس تقویٰ ہی اصل چیز ہے۔ اس کی طرف اگر تمہاری نظر رہے گی تو ظاہری لباس، رکھ رکھاؤ اور زینت کے لئے بھی تم اس طرح عمل کرو گے جس طرح خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور جس طرح تمہارے باپ آدم نے اپنے آپ کو ڈھانکنے کی کوشش کی تھی جب شیطان نے اسے بہکایا تھا۔ پس آدم کی اولاد کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف، اس کی خشیت اور تقویٰ ہر وقت پیش نظر رہے گا اور استغفار اور توبہ اور دعاؤں سے اس کی حفاظت کی کوشش کرتے رہو گے تو دنیا میں جو بے انتہا لغویات ہیں ان سے بھی بچ کر رہو گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے، چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے‘‘۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 210)۔ یعنی گہرے سے گہرے مطلب باریک مطلب کو تلاش کرے اور پھر عمل کرنے کی کوشش کرے‘‘۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تا کہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے‘‘۔

پس یہ کم از کم معیار ہے جو ہمارا ہونا چاہئے کہ تقویٰ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا ہے کہ ہماری زینت ظاہری لباسوں، دولت کو جمع کرنے یا اعلیٰ گھر بنانے اور ان کو صرف سجانے میں نہیں ہے بلکہ اصل زینت جو روحانی زینت ہے۔ اس لباس سے ہے جو تقویٰ کا لباس ہے اور یہی ایک احمدی کا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ اور یہ لباسِ تقویٰ کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اللہ سے کئے گئے عہد کا پورا حق ادا کرتے ہوئے اور بندوں کے حقوق بھی صحیح طرح ادا کرو‘‘۔

ایک احمدی کے لئے یہ حق ادا کرنے کا کیا طریق ہے، اس کے لئے ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائط بیعت کی صورت میں لائحہ عمل رکھ دیا ہے۔ ہم نے یہ عہد بھی کیا ہے کہ ہم ان شرائط کے پابند رہنے کی حتی الوسع کوشش بھی کرتے رہیں گے۔ تو اس پہ پھر کوشش کرنی چاہئے۔ پہلی شرط مختصراً مَیں بتا دیتا ہوں۔ یہ کہ کسی بھی حال میں شرک نہیں کرنا۔ اب شرک ظاہری بھی ہے اور مخفی بھی ہے۔ روزمرہ کی بہت سی مصروفیات میں ہمیں خدا تعالیٰ کی عبادت سے غافل کر دیتی ہیں۔ لیکن ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری اصل زینت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہے۔ ہمارا حقیقی مفاد اس میں ہے کہ ہم ان مخفی شرکوں سے بچیں جو آئے دن ہمارے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

پھر دوسری شرط میں تمام وہ برائیاں آ گئیں جو انسان کو روزمرہ کے معاملات میں پیش آتی رہتی ہیں اور ایک مومن کا ان سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔ یعنی جھوٹ ہے، بدنظری ہے، زنا ہے۔ اب زنا صرف یہی نہیں کہ ضرور عملی طور پر زنا کیا جائے، گندے خیالات کا ذہن میں بار بار آنا اور ان سے ذہنی حظ اٹھانا بھی ایک زنا کی قسم ہے۔ پھر فسق و فجور ہے۔ ہر ایسی حرکت جس سے معاشرے میں فتنہ و فساد پھیلے فسق و فجور میں شامل ہیں۔ ظلم ہے، خیانت ہے، فساد ہے، بغاوت ہے، چاہے وہ حکومتی نظام کے خلاف ہو، چاہے جماعتی نظام سے متعلق باتیں کی جائیں۔ اس کے علاوہ غلط باتوں کے لئے بھی جب بھی نفس کسی بھی انسان کو ابھارے اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ہم نے عہد کیا ہے کہ ہم بچیں گے۔

پھر تیسری شرط میں پانچ وقت کی نمازیں ہیں۔ اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کے مطابق ان کو ادا کرنا ہے اور اب مسجد کی تعمیر کے بعد تو خاص طور پر آپ کو اس بات کی یاددہانی ہوتی رہنی چاہئے اور پھر تقویٰ میں بڑھنے کے لئے صرف فرض نمازیں ہی نہیں۔ فرمایا کہ تہجد پڑھنے کی طرف بھی توجہ ہو، آنحضرت ﷺ کی طرف درود بھیجنے کی طرف بھی توجہ رہے کیونکہ ہماری دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے وسیلہ آنحضرت ﷺ کی ذات کو بنایا ہے اگر درُود نہیں تو دعائیں بھی بے فائدہ ہیں اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہماری تبلیغ بھی کامیابی کی منزلیں طے کرے گی۔ یہ درُود ہی ہے جو ہماری روحانی حالتوں کو ترقی کی طرف لے جائے گا۔ پھر استغفار میں باقاعدگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں پر اس کی حمد اور تعریف ہے۔

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

چوتھی شرط یہ کہ عام طور پر تمام انسانوں، اللہ کے تمام بنی نوع انسان اور خاص طور پر مسلمانوں کو نفسانی جوشوں سے، جوش، غصے، اور غضب سے تکلیف نہیں پہنچانی۔ اگر اس پر عمل شروع ہو جائے تو تمام ذاتی رنجشیں دور ہو جائیں اور یہ دنیا بھی جنت نذیر بن جائے۔

پھر پانچویں شرط یہ کہ ہر حال میں خدا تعالیٰ سے وفا کا تعلق رکھنا ہے۔ جو کچھ حالات ہو جائیں اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں چھوڑنا۔

چھٹی شرط یہ کہ تمام دنیاوی خواہشات کو ختم کر کے وہی عمل کرنا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے۔

ساتویں بات یہ کہ تکبر اور خود پسندی کو مکمل طور پر ترک کرنا ہے۔ عاجزی اور دوسروں سے ہمیشہ نرمی اور خوش خلقی سے پیش آنا ہے۔

پھر ایک عہد یہ ہم نے کیا ہے کہ اسلام اور اسلام کی عزت اپنی جان، اپنے مال، اپنی اولاد سے زیادہ کریں گے۔

اور نویں بات یہ کہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ انسانیت کو فائدہ پہنچانے کی کوشش ہوگی۔

اور آخری بات یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کامل اطاعت کا تعلق ہوگا اور اس کے ساتھ محبت بھی ایسی ہوگی کہ کسی دوسرے رشتے میں وہ محبت نہ ہو۔

اور پھر اب آپ کے بعد یہ عہد خلافت احمدیہ کے ساتھ بھی ہے۔ ہمیں نبھانا ہوگا کہ ہر معروف فیصلہ جو خلیفۂ وقت دے گا وہ مانوں گا۔ اور جب خلافت پر یقین ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا انعام ہے تو خلافت کی طرف سے کیا گیا ہر فیصلہ قرآن و سنت کے مطابق اور معروف فیصلہ ہی ہوگا۔

پس مَیں نے مختصراً یہ ذکر کیا ہے اس عہد کا جو تقویٰ کی شرط ہے اور تقویٰ میں بڑھنے کے لئے ضروری ہے اور اس عہد کی تکمیل کرتے ہوئے جب ہم عبادت کے لئے مسجدوں میں جائیں گے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے۔ کہ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (سورۃ الاعراف: 32) کہ اے ابنائے آدم ہر مسجد میں اپنی زینت کے یعنی لباس تقویٰ کے ساتھ جایا کرو۔ اپنی زینت سے مراد تو یہی لباس تقویٰ ہے، جیسا کہ مَیں نے ترجمہ میں پڑھا ہے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اگر ہم ان شرائط پر غور کریں جو بیعت کی ہیں۔ جن کا خلاصہ مَیں نے ابھی بیان کیا ہے اور جس پر پابندی کا ہم عہد کرتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہوئے جب ہم خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے، جھکیں گے اور جھکنے کے لئے مسجدوں میں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والے بنیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "اگر بار بار اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو اور وہ سب باتیں جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں چھوڑ دو۔ جب تک خوف الٰہی کی حالت نہ ہو تو تب تک حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ۔ جب وہ لوگ ہلاک ہونے لگتے ہیں جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے تب وہ لوگ بچا لئے جاتے ہیں جو متقی ہوتے ہیں۔ انسان اپنی چالاکیوں، شرارتوں اور غداریوں کے ساتھ اگر بچنا چاہے تو ہرگز نہیں بچ سکتا"۔ فرمایا "یاد رکھو کہ دعائیں منظور نہیں ہوں گی جب تک تم متقی نہ ہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کی دو قسم ہیں ایک علم کے متعلق اور دوسرا عمل کے متعلق"۔ فرمایا "علوم دین نہیں آتے اور حقائق و معارف نہیں کھلتے جب تک متقی نہ ہو"۔ پس اپنی عبادتوں کی قبولیت کے لئے ہمیں تقویٰ پر قدم مارنا ہوگا۔ فرمایا اور عمل کے متعلق یہ ہے کہ نماز، روزہ اور دوسری عبادات اس وقت تک ناقص رہتی ہیں جب تک متقی نہ ہو۔ پس اپنی عبادتوں کی قبولیت کے لئے ہمیں تقویٰ پر قدم مارنا ہوگا اور تقویٰ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کئے گئے عہد اور امانتوں کو جب ہم پورا کریں گے۔ تب ہمارے اندر پیدا ہوگا اور بندوں سے کئے گئے عہد اور امانتیں بھی ہم نے پوری کرنی اور لوٹانی ہیں۔ تب ہم تقویٰ پر صحیح قدم مارنے والے ہوں گے۔ تب ہم ان راہوں پر چلنے والے ہوں گے جو خدا تعالیٰ کے قرب کی طرف لے جانے والی راہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے اپنی مسجدوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے اور مسجدوں کے حق ادا کرنے میں خالص ہو کر اس کی عبادت کرنے کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچانا بھی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا کہ اس کے ذریعہ سے تبلیغ کے مواقع بھی پیدا ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام برکات کا مورد بنائے جو اس مسجد سے وابستہ ہیں۔ نیکیوں اور اخلاص میں بڑھاتا چلا جائے۔ آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے کی فضا کو قائم کرنے والے ہوں۔ عہدیدار بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے۔ عاجزی، انکساری، پیار اور اخلاص کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے والے ہوں اور افراد جماعت بھی نظام جماعت کو سمجھتے ہوئے اطاعت کا نمونہ دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ پرانے احمدیوں کا بھی خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق بڑھائے اور نئے آنے والے جن میں سے کافی تعداد میں کل میرے ساتھ اجتماعی ملاقات میں شامل تھے جن کے چہروں، باتوں اور عمل سے خلافت کے لئے وفا، اخلاص، پیار، گہرا تعلق اور اطاعت اور محبت پھوٹی پڑ رہی تھی اللہ تعالیٰ ان کے اس تعلق کو بھی مزید بڑھاتا چلا جائے۔ احمدیت کے لئے وہ مفید وجود بننے والے ہوں۔ تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں۔

مجھے آنے سے پہلے ماجد صاحب (عبدالماجد طاہر صاحب) نے بتایا کہ 28 دسمبر 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دورہ فرانس کے دوران اپنے اس کشفی نظارے کا پہلی دفعہ ذکر کیا تھا جس میں گھڑی پر دس کے ہندسے کو چمکتے دیکھا تھا اور آپ کے ذہن میں اس کے ساتھ آیا تھا کہ یہ Friday the 10th کی تاریخ ہے۔ وقت نہیں ہے۔ تو آج بھی اتفاق سے یا اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ Friday the 10th ہے اور فرانس کی پہلی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ خدا کرے کہ وہ برکات جو Friday the 10th کے ساتھ وابستہ ہیں، جن کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو بھی خوشخبری دی گئی تھی اور اللہ تعالیٰ ایک بات کو کئی رنگ میں پورا فرماتا ہے اور کئی طریقوں سے ظاہر فرماتا ہے اللہ کرے کہ وہ اس مسجد کے ساتھ بھی وابستہ ہوں اور یہ مسجد جماعت کی ترقی کے لئے اس ملک میں ایک سنگ میل ثابت ہو۔

کئی صدیاں پہلے جو ہم تاریخ دیکھتے ہیں تو فرانس میں مسلمان سپین کے راستے داخل ہوئے تھے لیکن یہاں انہیں مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور دنیاداری بھی آ چکی تھی اور سرحدوں کے قریب کے علاقے سے ہی انہیں پسپا ہونا پڑا کیونکہ اس وقت دنیاداری بھی غالب آ رہی تھی روحانیت کم ہو رہی تھی، لیکن مسیح محمدی کو جو پیار اور محبت اور دعاؤں کا ہتھیار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا کارگر ہتھیار ہے جو دلوں کو گھائل کرنے والا ہے جس کو کبھی پسپا نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ یہ زخم ایسا ہے جو زندگی بخشتا ہے۔ پس یہاں کے احمدی اس بات کو بھی پیش نظر رکھیں کہ آپ مسیح محمدی کے غلاموں میں سے ہیں۔ اس دفعہ یہ حملہ جو دلوں کو جیتنے کے لئے ہے، باہر سے اندر کی طرف نہیں ہو رہا بلکہ فرانس کے مرکز سے تمام ملک میں کرنے کے اللہ تعالیٰ نے سامان آپ کو بہم پہنچائے ہیں۔ پس اس موقع کو ضائع نہ کریں اور اپنی عبادتوں اور اعلیٰ اخلاق اور تبلیغ کے معیار پہلے سے بہت بلند کر دیں تا کہ سعید فطرت لوگوں کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جلد سے جلد لے آئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

دو وفاتوں کی افسوسناک اطلاع ہے جن کے جنازے ابھی مَیں جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔ ایک تو ہیں ہمارے مولانا بشیر احمد صاحب قمر جو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی تھے۔ ان کی کل 9/ اکتوبر کو وفات ہوئی ہے، آپ کی عمر 74 سال تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اور آخر وقت تک اللہ تعالیٰ نے ان کو خدمت کی توفیق دی، کچھ عرصہ پہلے یا چند دن پہلے ان کو انفیکشن ہوا۔ اس کے بعد نمونیہ ہو گیا تھا جو وفات کی وجہ بنا۔ آپ نے 1950ء میں اپنی زندگی وقف کی تھی۔ 1958ء میں شاہد کا امتحان پاس کیا اور پھر پاکستان میں، غانا میں، فجی میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو 1999ء میں ناظر تعلیم القرآن مقرر کیا گیا تھا۔ بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے، بہت سادہ مزاج تھے، افریقہ میں میرے ساتھ بھی رہے ہیں، مَیں نے دیکھا کہ افریقن لوگوں کے ساتھ بڑا پیار اور محبت کا سلوک تھا۔ بڑے انتھک محنتی اور اکیلے رہے اور کوئی شکوہ نہیں اور خود ہی کھانا پکا بھی لیتے تھے، مختصر سی خوراک، بڑے دعا گو، نیک اور متقی انسان تھے۔ وفات سے ایک دن پہلے انہوں نے مجھے اپنی صحت کے بارہ میں مختصر خط لکھا بڑے ٹوٹے ہوئے الفاظ میں اور ساتھ لکھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک، مددگار اور تعاون کرنے والے لوگ ہمیشہ مہیا فرماتا رہے۔ بڑا درد تھا، بڑا اخلاص کا تعلق تھا اور بے نفس ہو کر خدمت کرنے والے انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ وہ ہمارے لندن میں جو وکیل اشاعت ہیں، نصیر احمد قمر صاحب، ان کے والد تھے۔ ان کا ایک اور بیٹا ہے جو سب سے چھوٹا ہے وہ صدر انجمن احمدیہ میں کارکن ہے مظفر احمد قمر۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو بھی صبر عطا فرمائے، ان کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔

دوسرے بھی ہمارے واقف زندگی مبلغ مکرم عبدالرشید رازی صاحب جو 29 ستمبر کو آسٹریلیا میں 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ بھی تحریک جدید میں اور آئیوری کوسٹ، تنزانیہ، فجی اور گھانا میں مبلغ کے طور پر کام کرتے رہے۔ بڑے سادہ مزاج آدمی تھے اور تقریباً سال پہلے ہی اپنے بیٹے کے پاس آسٹریلیا جا کر آباد ہونے کا خیال تھا۔ ابھی ان کا معاملہ پراسس میں ہی تھا کہ وفات ہو گئی۔ ان کو اچانک ایک کینسر ڈائیگنوز (Diagnose) ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے اور ان کے بیوی بچوں کو صبر اور حوصلہ دے۔ ان کی تدفین سڈنی میں ہی عمل میں آئی ہے۔

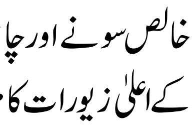

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

یہ قربانی ہمیں دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتی ہے اور ہمیں توجہ دلاتی ہے کہ جس کی قربانی کی یاد میں ہم قربانی کر رہے ہیں ہماری قربانی اس وقت حقیقی قربانی کہلائے گی جب ہم معاشرے کے کمزور طبقے کے حقوق ادا کرنے والے ہونگے

آج کی عید ہمیں آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے ہمیں اپنے عہدوں کی یاد دلانے کے لئے ہے تاکہ ہمیں اپنی پیدائش کا مقصد حاصل ہو اور ہم اس کے غلام صادقؑ کی جماعت میں حقیقی طور پر شامل سمجھے جائیں

جماعتی نظام میں صدقات اور امداد کی مدّات ہیں۔ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس میں حصہ لیں

خلاصہ خطبہ عیدالاضحیہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۹/دسمبر ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں عید الاضحیہ منانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ پاکستان اور ہندوستان میں اس عید کو بڑی عید کہا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ عید قربانی کی عید بھی کہلاتی ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو عیدالفطر بھی قربانی کی عید ہے جس کے منانے سے پہلے انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک مہینے تک خاص تعلقات میں اپنے آپ کو جائز کاموں سے بھی روکے رکھتا ہے اور اپنی عبادت کے معیار کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر ایسے لوگ بھی اللہ کے حضور گڑگڑا رہے ہوتے ہیں جو عام حالات میں فجر میں بھی نہیں جاتے۔ تو اللہ نے اس قربانی کے عرصہ کے اختتام پر عید منانے کا حکم دیا ہے۔ اس قربانی سے پھر مومنوں میں ایسے انقلاب آتے ہیں جو ان کو خدا کے قریب کر دیتے ہیں اور ایک نئی دنیا میں انہیں لے جاتے ہیں۔

عید الاضحیہ دراصل ایک خاندان کی عظیم قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام تینوں نے پیش کی۔ جو روح ان تینوں کے پیچھے کارفرماں تھی اس کو سمجھنا چاہئے تب ہی ہم یہ عید منانے والے ہونگے ورنہ صرف جانور ذبح کرنا لوگوں کے گھروں میں گوشت تقسیم کرنا اور بکروں اور دنبوں کی قربانی کر دینا اس سے کیا مقصد حاصل ہو رہا ہے۔ سوائے اس کے جانور ذبح ہو رہے ہیں اسلام کی ترقی میں یہ ذبح کرنا کیا کردار ادا کر رہا ہے؟ اگر یہ کہیں کہ اس قربانی کا مقصد یہ ہے کہ غریب کو گوشت مل جاتا ہے تو سال میں صرف ایک بار ایسا کرنا اور تمام سال غریب کی طرف توجہ نہ ہونا اس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے...؟ بہت سے ممالک میں تو قربانیوں کا گوشت سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے اور دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں غریب ہیں جو بھوکے سوتے ہیں۔ تو چند دنوں کے گوشت کی یہ تقسیم ان کی بھوک کیا مٹا سکتی ہے۔ سوائے اس کے کہ جو لوگ جانوروں کے بیچنے کا کاروبار کر رہے ہوتے ہیں ان کے کاروبار چمک جاتے ہیں۔

فرمایا: عید کے دن جو جانوروں کی قربانی ہم کرتے ہیں یہ ہم کو توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ جس کی یاد میں جانور کی قربانی کا حکم ہے وہ صرف اس لئے نہیں کہ حضرت اسماعیلؑ ذبح ہونے سے بچ گئے اور ان کی جگہ دنبے کو ذبح کیا گیا بلکہ اس کے پیچھے ایک انقلاب لانے والی روح کارفرماں تھی۔ اللہ کے حکم کے مطابق ہمیں اس کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہونی چاہئے کیونکہ اسلام کا ہر حکم بے شمار مقاصد اپنے اندر لئے ہوئے ہوتا ہے۔ پس یہ قربانی ہمیں دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتی ہے اور ہمیں توجہ دلاتی ہے کہ جس کی قربانی کی یاد میں ہم قربانی کر رہے ہیں ہماری قربانی اس وقت حقیقی قربانی کہلائے گی جب ہم معاشرے کے کمزور طبقے کے حقوق ادا کرنے والے ہونگے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کئی جگہوں پر غریبوں کے حقوق ادا کرنے کی تلقین فرماتا ہے۔ فرمایا: فلا یحض علیٰ طعام المسکین (سورۃ الماعون: ۴) یعنی اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔

پس غریب کی بھوک کو مٹانا ایک مستقل حکم ہے نہ کہ سال کے سال اس کو گوشت بھجوا دینا اور یہی حکم (حقوق العباد کا خیال) جماعتی ترقی کا ذریعہ بنتا ہے۔ آج کل کے دور میں جب کہ دنیا میں مالی بحران زوروں پر ہے۔ ملازمتیں نہیں مل رہیں اور اس کی وجہ سے لوگ خودکشیاں کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ تو یہ قربانی کی عید ہمیں یہ سبق دے رہی ہے کہ غریبوں کے حقوق کی ادائیگی کی جائے۔ صرف ایک وقت گوشت نہیں بلکہ مستقل اور اس کے لئے اگر اپنے آپ کو معمولی قربانی پر بھی ڈالنا پڑے تو ڈالو۔ تقویٰ سے کام لو ورنہ اللہ کو تو اس گوشت اور خون کی کوئی ضرورت نہیں۔ جماعتی نظام میں صدقات اور امداد کی مدّات ہیں۔ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس میں حصہ لیں ورنہ صرف ذبح کرنا اور خون بہانا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لن ینال اللہ لحومها ولا دماءها ولکن ینالهُ التقوی منکم (سورۃ الحج: ۳۸) یعنی ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچتا ہے۔

پس یہ روح ہے جو ہماری قربانیوں کے پیچھے ہونی چاہئے اور اگر یہ حقوق ادا ہوتے رہیں گے تو تب ہی جماعتی زندگی کا پتہ لگتا ہے۔ تب ہی یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم ایک جماعت ہیں اور اس کے علاوہ قربانی کا سب سے بڑا مقصد وہ انقلاب لانا ہے جس نے دنیا کی کایا پلٹنی ہے ورنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حضرت اسماعیلؑ کو قربانی کے لئے تیار کرنا اور اللہ کا یہ فرمانا کہ مینڈھے کی قربانی کر دو۔ کوئی معنی نہیں رکھتا۔ یہ مینڈھے کی قربانی اس قربانی کی یاد دلانے کے لئے ہے کہ مومن اپنے اندر دل کی پاکیزگی پیدا کرے۔ شریعت کے اوامر و نواہی پر عمل کرنے کی کوشش کرے اور اس عمل کی راہ میں جو اسے مشکلات برداشت کرنی پڑتی ہیں، اصل میں یہی قربانی ہے۔ پس یہ قربانی کا مادہ ہے جو ہم نے اپنے اندر پیدا کرنا ہے۔ صرف ذاتی طور پر نہیں بلکہ اپنے گھر کے ہر فرد کو اس کا ادراک دینا ہے تب ہی یہ قربانیاں جو ہم کرتے ہیں انقلاب لانے والی ہونگی۔ اللہ کی راہ میں قربان ہونا کیا ہے..؟ یہ اس کے احکام کی تعمیل ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ بیٹے کی قربانی کر رہے ہیں اور اس وقت تک انتظار کیا جب تک کہ بیٹا قربانی کے لئے تیار نہیں ہو گیا۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کی بچپن میں قربانی کر دیتے تو قربانی تو ہو جاتی لیکن وہ قربانی ان کے بیٹے کے علم میں نہ ہوتی۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جہاں خود اللہ کے حکم کی تعمیل کی وہاں اپنے بیٹے کو بھی اس کے لئے تیار کیا چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اس جواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: یٰاَبت افعل ماتؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصّٰبرین (سورۃ الصّٰفّٰت: ۱۰۳) یعنی اے میرے باپ تو وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ یہ دراصل قربانی کرنے کے لئے باپ اور بیٹے کی خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے عملی قدم اٹھانے کا اظہار تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو ابوالانبیاء کہلاتے ہیں انہوں نے بیٹے سے پوچھنے تک انتظار کیا۔ یہ انتظار کسی تردّد کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ جو قربانی میں کرنا چاہتا ہوں اس میں بیٹا بھی شامل ہو جائے۔ آپؑ بیٹے کو اس ثواب میں زیادہ سے زیادہ شامل کرنا چاہتے تھے۔ اس قربانی کے حکم کے ساتھ دراصل اللہ تعالیٰ انسان کی قربانی کی جو بد رسم تھی اس کو بھی ختم کرنا چاہتا تھا جب باپ نے بیٹے کو لٹا دیا تو فرمایا کہ قد صدقت الرویاء کہ تو اپنی خواب پوری کر چکا۔ اب آج سے کوئی انسانی جان بلا مقصد قربان نہیں ہوگی۔ بلکہ اس قربانی کو ہم آج ایک خوبصورت رنگ دیتے ہیں کہ اپنی قربانی ایک بامقصد قربانی بناؤ۔ فرمایا: اے ابراہیم! اس قربانی کی ابتداء تو تو نے اس وقت کر دی تھی جب تو نے اپنے بچے اور بیوی کو بے آب وگیاہ وادی میں چھوڑ آیا تھا۔ اور اس قربانی میں صرف بیٹا ہی نہیں بلکہ اس کی ماں بھی شامل تھی تاکہ دنیا یہ معجزہ دیکھے کہ بیابان کو کس طرح آبادی میں تبدیل کیا گیا۔ تاکہ دنیا یہ معجزہ دیکھے کہ اس قربانی کرنے والے انسان سے خدا نے قربانی کی اور عظیم الشان مثالیں کیسے قائم فرمائی ہیں۔ اور کس طرح مالی قربانی کی، وقت کی قربانی کی اور عزت کی قربانی کی عظیم مثالیں قائم ہوئیں اور یہ قربانیاں ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے عروج پر پہنچیں۔ دنیا نے دیکھا کہ

اُٹھیں! اسلام کی عظمت قائم کرنے کیلئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت قائم کرنے کے لئے، خدا کی وحدانیت کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے اس قربانی کے لئے تیار ہو جائیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کو دنیا میں بھیجا ہے۔ ان قربانیوں کے لئے نئے عزم کے ساتھ ہر احمدی خود کو پیش کرے۔ ایک سو بیس سال سے جماعت احمدیہ یہ قربانیاں کرتی چلی آ رہی ہے۔ آج ہم عہد کریں کہ ان قربانیوں کی مشعل کو ہم بجھنے نہیں دیں گے۔

آپ کس طرح جان کی قربانی میں بھی پیش پیش رہے۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم میں سب سے نڈر وہ ہوتا تھا جو میدان جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوتا تھا۔ دنیا نے دیکھا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپؐ نے بظاہر ایسی شرائط پر معاہدہ کرلیا تھا جن کی وجہ سے جذبات کی عظیم قربانیاں دینی پڑیں۔ لیکن دنیا نے دیکھا کہ وہی قربانیاں فتح مبین کے رنگ میں ظاہر ہوئیں۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

پس آج کی عید ہمیں یہ معیار سکھانے کے لئے اور اس اسوۂ حسنہ پر چلنے کی یاد دلانے کے لئے ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے ہمیں اپنے عہدوں کی یاد دلانے کے لئے ہے تاکہ ہمیں اپنی پیدائش کا مقصد حاصل ہو اور ہم اس کے غلام صادقؑ کی جماعت میں حقیقی طور پر شامل سمجھے جائیں۔ پس اُٹھیں! اسلام کی عظمت قائم کرنے کیلئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت قائم کرنے کے لئے، خدا کی وحدانیت کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے اس قربانی کے لئے تیار ہو جائیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کو دنیا میں بھیجا ہے۔ ان قربانیوں کے لئے نئے عزم کے ساتھ ہر احمدی خود کو پیش کرے۔

ایک سو بیس سال سے جماعت احمدیہ یہ قربانیاں کرتی چلی آرہی ہے۔ آج ہم عہد کریں کہ ان قربانیوں کی مشعل کو ہم بجھنے نہیں دیں گے۔

فرمایا: گذشتہ دنوں ہم ہندوستان کے سفر پر تھے۔ الحمدللہ کہ جنوبی ہندوستان کا سفر کامیاب رہا لیکن قادیان پہنچنے سے پہلے دہلی سے واپس آنا پڑا لیکن یہ سب اللہ تعالیٰ کی رضا اور جماعت کے مفاد کے لئے تھا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کے نتائج کامیابی کی صورت میں نکالے۔

بہرحال جذبات کی قربانی قادیان کے احمدیوں نے اور پاکستان کے ان احمدیوں نے دی جو جلسہ پر آنا چاہتے تھے وہ یقیناً قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو محفوظ رکھے اور مخالفین کے شر انہیں پر اُلٹا دے۔ قادیان کے اور ہندوستان کے تمام احمدیوں کو عید مبارک! اور ربوہ اور پاکستان کے احمدیوں کو عید مبارک اور محبت بھرا سلام! پاکستان کے احمدیوں نے ہر طرح کی قربانیوں کی مثالیں دی ہیں اور مسلسل قربانیوں کی مثالیں قائم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس موقع پر میں تمام عالم احمدیت اور عالم اسلام کو عید کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۱۲ر اگست ۲۰۰۸ء قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن مندرجہ ذیل تفصیل سے نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: (۱) مکرم خالد سیف اللہ صاحب ابن مکرم شیخ رحمت اللہ خان صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل مورخہ ۱۰ر اگست کو ۸۰ سال کی عمر میں لندن میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حافظ نور محمد صاحب آف فیض اللہ چک کے پوتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ گزشتہ سال حج کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ مرحوم کے دو بیٹے مکرم نعیم احمد خان صاحب اور مکرم انس احمد خان صاحب جماعت کے ممبر ہیں۔

(۲) مکرم کاشف محمود احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب مورخہ ۸ر اگست کو ۳۱ سال کی عمر میں لندن میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بچپن میں پولیو کی وجہ سے معذور ہو گئے تھے مگر زندگی کا تمام عرصہ نہایت صبر اور ہمت سے گزارا۔ گزشتہ سال جرمنی سے یوکے شفٹ ہوئے، موصی تھے۔ بڑے خوش اخلاق، ملنسار اور مخلص نوجوان تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑے سرگرم رہتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(۳) مکرمہ فرخندہ ملک صاحبہ اہلیہ منور ملک صاحب مورخہ ۱۰ اگست کو لمبی بیماری کے بعد لندن میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۷۱ سال تھی۔ مرحومہ نیک، صالح اور جماعت کے ساتھ بہت اخلاص کا تعلق رکھتی تھیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر رفیق ملک صاحب اور مکرم شفیق ملک صاحب آرکیٹیکٹ کی بھابھی تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: (۱) مکرم ملک رفیق احمد سعید صاحب مربی سلسلہ مورخہ ۱۴ر جولائی کو کچھ عرصہ بعارضہ برین ٹیومر بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے بطور مربی سلسلہ تنزانیہ میں اور کچھ عرصہ یوکے اور کینیڈا میں گزارا اور اس کے علاوہ پاکستان کی مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو جماعت کے مختلف اداروں میں بھی کام کرنے کا موقعہ ملا۔ مرحوم خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے فدائی احمدی تھے۔

(۲) مکرم ملک محمد جہانگیر جوئیہ صاحب آف خوشاب مورخہ ۱۴ جون کو بعارضہ کینسر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے لمبا عرصہ خوشاب کے امیر ضلع کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ کچھ عرصہ قبل آسٹریلیا چلے گئے تھے۔ جب تک صحت رہی وہاں بھی باقاعدگی سے جماعت کی خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے اور آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

(۳) مکرمہ امۃ الرشید فاروقی صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم ظفر احمد صاحب سنوری مرحوم مورخہ ۲۲ر جولائی کو کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی بیٹی تھیں۔ نیک، عبادت گزار، دُعا گو اور خلافت سے غیر معمولی محبت رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ کوئٹہ میں اپنے حلقہ میں لمبا عرصہ تک لجنہ کی صدر رہیں۔ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شجر احمد صاحب فاروقی لندن کے مرکزی دفاتر میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(۴) مکرم عنایت اللہ صاحب یکم جولائی کو ۸۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱۷ سال کی عمر میں احمدیت قبول کی۔ شدید مخالفت کی وجہ سے گھر سے نکالے گئے۔ آپ نے کچھ عرصہ فرقان بٹالین میں کام کیا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو تحریک جدید کی زمینوں پر سندھ بھجوا دیا۔ جہاں ۴۲ سال خدمت کی توفیق پائی۔ اس دوران مختلف تنظیمی عہدوں پر بھی فائز رہے۔ ۱۹۹۲ء میں ربوہ شفٹ ہونے پر محلّہ دارالعلوم شرقی نور میں تقریباً ۱۲ر ۱۳ سال بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ۴ بیٹیاں اور ۶ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم مکرم محبّ اللہ خالد صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو اور مکرم اسد اللہ غالب صاحب (ریسرچ سیل جامعہ احمدیہ ربوہ) کے والد تھے۔

(۵) مکرم چوہدری عبداللطیف خان صاحب آڈیٹر تحریک جدید ربوہ مورخہ ۱۷ جون کو ۸۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت عبدالمنان کاٹھگڑی کے بیٹے تھے۔ لمبا عرصہ آڈیٹر تحریک جدید رہے۔ ماہنامہ تحریک جدید کے پبلشر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ جس کی وجہ سے آپ کو 298 c کے تحت سالہا سال تک مختلف مقدمات کا سامنا کرنا پڑا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ۱۱ سال تک مختلف خدمات بجا لاتے رہے۔ کافی عرصہ اپنے حلقہ کے صدر بھی رہے۔ مرحوم بڑے خوش طبع، منکسر المزاج اور غریب پرور انسان تھے۔

(۶) مکرم احمد منان مرزا صاحب آف لندن ۱۸ر جون کو لندن میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے معتمد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ۱۹۵۸ء میں انگلستان آنے کے بعد جماعت کے سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری مال کے طور پر فرائض سرانجام دیئے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دورہ انگلستان کے دوران آپ نے حضور کے ڈرائیور کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپ کو الفضل انٹرنیشنل کا مینیجر مقرر فرمایا جس پر آپ وفات تک بڑے اخلاص کے ساتھ خدمت بجالاتے رہے۔ آپ نیک طبع، ملنسار اور نہایت مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(۷) مکرمہ سلیم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رمضان صاحب آف شیخوپورہ آپ ۷۵ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ۱۹۷۴ء کے تکلیف دہ حالات کے بعد جماعت میں شامل ہوئیں اور بڑی جرأت کے ساتھ جماعت سے وابستہ رہیں۔ لمبا عرصہ تک شیخوپورہ میں سیکرٹری خدمت خلق کی حیثیت سے خدمات بجالاتی رہیں۔ نہایت مخلص اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔

(۸) مکرم میجر ریٹائرڈ جاوید احمد منہاس صاحب مورخہ ۲۷ر مئی کو بعمر ۶۱ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم گزشتہ کئی سالوں سے جماعت اسلام آباد کے مسجد پراجیکٹ پر بڑی مہارت اور اخلاص کے ساتھ خدمت بجالاتے رہے۔

(۹) مکرم چوہدری ظفر اللہ خان وڑائچ صاحب ابن مکرم چوہدری فضل احمد صاحب آف ربوہ مورخہ ۶ر نومبر ۲۰۰۷ء کو حرکت قلب بند ہونے سے ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ۱۹۸۷ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد زندگی وقف کی اور دارالقضاء میں بطور قاضی سلسلہ حدمت کی توفیق پائی۔ جماعت سے ساری زندگی وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پہلے آپ کی وصیت ۱/۱۰ کی تھی مگر بعد میں اسے بڑھا کر آپ نے ۱/۳ کر دیا تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(۱۰) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ظفر اللہ خان وڑائچ صاحب مورخہ ۶ر مئی ۲۰۰۸ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت غلام حیدر صاحب کی بیٹی تھیں۔ آپ دو مربیان سلسلہ مکرم طاہر مہدی امتیاز صاحب اور مکرم حافظ محمد اقبال صاحب کی والدہ تھیں۔

(۱۱) مکرم ڈاکٹر عبدالشکور خان صاحب آف کینیڈا مورخہ ۹ر مئی کو کینیڈا میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی اور بڑے نیک اور متقی انسان تھے۔ لمبا عرصہ تک مسجد مسی ساگا میں ہومیو کلینک میں بلا معاوضہ خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ ان کی بڑی ہمشیرہ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(۱۲) مکرمہ سیدہ محمودہ خاتون صاحبہ آف شکاگو-امریکہ مورخہ ۲۲ر مئی کو شکاگو میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۹۶ سال تھی۔ مرحومہ حضرت ڈپٹی سید غلام حسین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ نے اللہ کے فضل سے پانچ خلافتوں کا زمانہ پایا۔ ان کا نکاح ۱۹۳۵ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔ مرحومہ کے ۱۳ بچے تھے جن میں سے ۶ بچے کم عمری میں وفات پا گئے۔ لیکن آپ نے بچوں کی وفات کے صدموں کو نہایت صبر اور حوصلے سے برداشت کیا۔ آپ نے مختلف حیثیتوں میں بے لوث جماعت خدمت کی توفیق پائی۔

(۱۳) مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء اللہ صاحب درویش مورخہ ۱۹ر جون کو ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت سادہ، صابر و شاکر اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ خلافت سے فدائیت کا تعلق تھا۔ مرحومہ کے دو بیٹے عنایت اللہ صاحب زاہد (امیر و مشنری انچارج یوگینڈا) اور مکرم حمید اللہ صاحب ظفر (پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا) لمبے عرصہ سے افریقہ میں خدمت بجالا رہے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود اُن کا نگہبان ہو۔ آمین

ملکی رپورٹیں

صوبائی صدسالہ خلافت جوبلی جلسہ کشمیر

مرکزی پروگرام کے مطابق کشمیر میں صدسالہ خلافت جوبلی کے صوبائی جلسہ کے لئے ۲۶-۲۷ جولائی کی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں۔ بعد میں خرابیٔ حالات کی بناء پر ۴-۵ اگست اور پھر ۹-۱۰ اگست کی تاریخیں مقرر کی گئیں۔ لیکن پھر مسلسل ہڑتال اور کرفیوں کی وجہ سے غیر معینہ عرصے کے لئے یہ جلسہ ملتوی کیا گیا۔ بالآخر یکم و دو نومبر ۲۰۰۸ء کی تاریخیں اس تاریخی جلسہ کے لئے مقرر ہوئیں۔ محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ صوبہ کشمیر کی زیرنگرانی جلسہ کے جملہ انتظامات کو حتمی شکل دے دی گئی۔ ناصرآباد کی پوری بستی کو دلہن کی طرح سجایا گیا۔ جامع مسجد مسجد نور کے بالکل سامنے ایک بہت بڑا رقبہ جلسہ گاہ کے طور پر سجایا گیا۔ جلسہ سے ایک روز قبل ہی تمام بستی میں وقارعمل کے ذریعے صفائی کی گئی۔ پوری بستی کو مختلف دیدہ زیب بینرز سے سجایا گیا۔ جلسہ گاہ کے چاروں اطراف خوبصورت گیٹ آراستہ کئے گئے۔ جامع مسجد کو بجلی کے قمقموں سے خوب مزین کیا گیا۔ جملہ مہمانان کرم کے قیام وطعام کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔ مستورات کے لئے الگ شامیانہ لگایا گیا اوران کے قیام وطعام کا انتظام مسجد محمود میں رکھا گیا۔ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے مرکز سے مکرم مولانا محمد عمر صاحب فاضل ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان، مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح وارشاد تشریف لائے۔ اسی طرح جامعہ احمدیہ قادیان کے چھ اساتذہ صاحبان اور تقریباً ۳۰ طلباء نے بھی اس جلسہ کو رونق بخشی۔ نیز مکرم رشید احمد صاحب طارق کی قیادت میں ایم ٹی اے کی ٹیم بھی جلسہ کی کوریج کے لئے قادیان سے تشریف لائی۔

چنانچہ یکم نومبر کو باجماعت نماز تہجد سے ہی جلسہ کی شروعات ہوئی۔ نماز تہجد خاکسار نے پڑھائی۔ نماز فجر محترم مولانا محمد عمر صاحب نے پڑھائی اور درس بھی مولانا موصوف نے ہی دیا۔ دس بجے سے لیکر دو بجے تک پورا پنڈال بھر گیا۔ جمع مقدم کی صورت میں باجماعت ادا کی گئیں۔ نماز کے معًا بعد جلسہ گاہ سے باہر مرکزی مہمانان کرام کا استقبال کیا گیا۔ دو بج کر بیس منٹ پر محترم مولانا محمد عمر صاحب فاضل ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا اور اس کے ساتھ ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اُٹھی۔ ٹھیک اڑھائی بجے بعد دوپہر افتتاحی اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے فرمائی۔

اسٹیج پر محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ، محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد، محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ کشمیر، محترم الحاج عبدالحمید صاحب ٹاک امیر زون اے، محترم الحاج عبدالرحمان صاحب ایتو امیر زون بی، محترم بشارت احمد صاحب ڈار نائب امیر، محترم طاہر احمد صاحب شاہ نائب امیر، محترم بشیر احمد صاحب زائر ناظم انصاراللہ کشمیر، محترم مولوی فاروق احمد صاحب ناصر سیکرٹری جلسہ، محترم سید عبدالشکور صاحب قائد علاقائی زون اے، محترم محمد اقبال صاحب پڈر قائد علاقائی زون بی اور محترم سریر احمد صاحب لون صدر جماعت ونگران جلسہ تشریف فرما ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض خاکسار نے سرانجام دیئے۔ حسب روایت تلاوت کلام پاک اور اس کے ترجمہ سے اس بابرکت جلسہ کا آغاز ہوا۔ جو مکرم شاہد احمد صاحب نایک آف آسنور نے کی۔ اس کے بعد مکرم الحاج عبدالحمید صاحب ٹاک امیر ضلع اسلام آباد کولگام نے عہد خلافت دہرایا۔ بعدہٗ مکرم سریر احمد صاحب لون نگران جلسہ نے حضورانور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ایک نظم مکرم خالد محمود صاحب قریشی نے سنائی۔ سب سے پہلے مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز نے تقریر کی۔ جس میں موصوف نے جلسے کا پس منظر بیان کیا۔ بعدازاں جامعہ احمدیہ قادیان کے چند طلباء نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کا مشہور نعتیہ منظوم کلام ترانہ کی صورت میں پیش کر کے سامعین پر رقّت طاری کردی۔ بعدہٗ مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر نے خلافت کی اہمیت وافادیت اور اس کی برکات پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ عزیز بلال احمد صاحب نے ایک نظم پیش کی۔ آخر پر صدارتی خطاب ودُعا کے ساتھ اس بابرکت اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ نماز مغرب وعشاء جلسہ گاہ میں ہی باجماعت ادا کی گئیں۔ اس کے بعد تمام مہمانان کرام کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ جس میں جماعت احمدیہ ناصرآباد کے خدام واطفال اور انصار ولجنات نے انتہائی خلوص کے ساتھ تعاون کیا۔

ٹھیک نو بجے رات خلافت کے تعلق سے ایک محفل مشاعرہ منعقد ہوئی۔ جس کی نظامت مکرم مولوی فاروق احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے کی اور میر محفل کے طور پر شاعر احمدیت مکرم غلام نبی صاحب ناظر شریک ہوئے۔ تلاوت کے بعد ایک نظم ہوئی۔ اس محفل میں جن شعراء حضرات نے اپنا تازہ کلام پیش کیا۔ اُن کے نام اس طرح ہیں۔ مکرم غلام نبی صاحب ناظر، مکرم سید امداد علی صاحب، مکرم ریاض رضوان صاحب، مکرم محمد رفیق بٹ صاحب، مکرم نیاز نایک صاحب۔

مورخہ ۲؍نومبر بروز اتوار بھی نماز تہجد سے ہی پروگرام کی شروعات ہوئی۔ نماز تہجد مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر نے درس دیا۔ پھر مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد کی صدارت میں امراء کرام، صدور صاحبان، قائدین علاقائی اور مبلغین و معلمین کرام کی ایک خصوصی میٹنگ ہوئی جس میں مولانا عنایت اللہ صاحب نے جلسہ سالانہ کے تعلق سے کچھ ہدایات دیں۔ ناشتہ سے فارغ ہوکر مسجد نور میں ہی ٹھیک نو بجے ایک نہایت ہی دلچسپ اور علمی سوال وجواب کی مجلس کا انعقاد ہوا۔ میزبانی کا فریضہ خاکسار سید ناصر احمد ندیم نے ادا کیا۔ اور مولانا محمد عمر صاحب فاضل مولانا محمد حمید صاحب کوثر مولانا عنایت اللہ صاحب فاضل اور مولانا غلام نبی صاحب نیاز نے سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے۔ اس روح پرور مجلس کے برخاست ہونے پر کھانے کے لئے وقفہ تھا۔ بعد فراغت طعام اس بابرکت جلسہ کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت محترم الحاج عبدالحمید صاحب ٹاک امیر ضلع اسلام آباد وکولگام نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک مع ترجمہ کی سعادت مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور مبلغ سلسلہ نے پائی۔ اس کے بعد عزیزان طاہر سریر وعامر مشتاق نے خلافت کے تعلق سے ایک نظم پیش کی۔ بعدازاں مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے مختلف اجتماعات کے مواقع پر حضورانور کے دیئے گئے پیغامات کا ملخص اور مختصراً جماعت کا تعارف پیش کیا۔ اس دوران پریس اور میڈیا کے نمائندگان نے جلسہ کی کچھ قلم بندی بھی کی اور محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب اور محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز نے پریس نمائندگان کے سوالات کے جواب دیئے۔ اس تقریر کے بعد عزیز مرشد احمد ڈار اور عزیز ہاشم احمد متعلمین جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی نعتیہ قصیدہ خوش الحانی سے پیش کیا۔ نظم کے بعد مکرم مولوی فاروق احمد صاحب ناصر سیکرٹری جلسہ نے تمام احباب منتظمین ومعاونین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر صدر اجلاس کے خطاب اور دُعا کے ساتھ اس بابرکت تاریخی جلسہ کا اختتام ہوا۔ اس جلسہ کے تمام پروگراموں کی کوریج ایم ٹی اے کی ٹیم نے نہایت ہی محنت اور جانفشانی سے کی۔ جلسہ گاہ سے ملحق ہی لگے بُک اسٹال پر بھی کافی رش رہا۔ چار ہزار روپئے سے زائد کی کتب فروخت کی گئیں اور کچھ لٹریچر مفت بھی تقسیم کیا گیا۔ اس بابرکت جلسہ میں پریس اور میڈیا کے کئی نمائندوں نے شرکت کی۔ چنانچہ ریڈیو کشمیر سرینگر نے اسی روز شام کی اپنی اُردو اور کشمیری نشریات میں اس جلسہ سے متعلق خبر نشر کی۔ اسی طرح مقامی ٹی وی چینل جے کے نیوز نے جلسہ کی کئی جھلکیاں پیش کی۔ نیز وادی کے کئی اردو اور انگریزی اخبارات نے بھی جلسہ سے متعلق خبریں شائع کیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور اس جلسہ میں بطور رضاکاران خدمت کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (سید ناصر احمد ندیم)

صدسالہ خلافت جوبلی جلسہ صوبہ پنجاب

جلسہ خلافت جوبلی آل پنجاب بمقام لدھیانہ مقررہ تاریخ پر پوری شان وعقیدت کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس تاریخی شہر لدھیانہ میں جہاں سیدنا حضرت اقدس حضرت مسیح موعود ماموآخرالزمان نے ۲۳؍مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت صوفی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ کے مکان پر چالیس افراد کی بیعت لیکر اُس پاک جماعت کی بنیاد رکھی تھی۔ جس کے ذریعہ سے دنیا میں غلبہ اسلام ہونا ہے اس تاریخی شہر میں پورے پنجاب کا یہ پہلا مبارک جلسہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے منعقد کرنے کی توفیق ملی ہے۔ الحمدللہ۔ حسب پروگرام مورخہ ۶؍جولائی بروز اتوار مہاراجہ پیلس راجو روڈ مہرباں لدھیانہ یہ جلسہ ٹھیک دو بجے شروع ہوکر ساڑھے پانچ بجے ختم ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید نے فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ جس کی سعادت مکرم مولوی قصر عالم نے پائی اور ترجمہ مکرم مولوی سجاد احمد خان نے پیش کیا۔ اِس اجلاس میں نظم عزیزم مدثر احمد ندیم نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ علی الترتیب مکرم مولانا منیر احمد خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی، مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین اور مکرم مولانا تنویر احمد خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولانا برہان احمد ظفر ناظر نشرواشاعت، مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت اور آخر پر مکرم صدر اجلاس محترم منیر احمد حافظ آبادی نے احباب کو مخاطب کیا۔

اس اجلاس میں بعض سیاسی لیڈر اور غیر مسلم مذہبی رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔ اِن میں محترم پروین بنسل سینئر ڈپٹی میئر لدھیانہ اور روندر سنگھ صاحب اور ملکیت سنگھ صاحب سرپنچ، پریتم سنگھ راگی نے تقاریر کیں اور اس دوران محترم پروین بنسل سینئر ڈپٹی میئر کے ہاتھ سے سلائی مشینیں غریب خواتین کو دی گئیں اور صدر اجلاس کے ہاتھ سے مذہبی وسیاسی لیڈران کو بطور اعزاز شالیں دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس مبارک جلسہ میں پورے پنجاب سے اور مقامی لدھیانہ سے کل ملا کر تین ہزار سے زائد کی حاضری تھی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ لدھیانہ میں مخالف حالات ہونے کے باوجود اتنا کامیاب جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس جلسہ میں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان شامل ہوئے اور جلسہ کو کور کیا اور اس طرح تقریباً سات اخبارات اور ٹائم ٹی وی نے مقررین کی تقاریر کا خلاصہ اور اِس جلسہ کے مقاصد کو نہایت احسن رنگ

میں پیش کیا۔اس کے علاوہ سٹیج پر مین بینر اور دیگر بینرز بھی خاموش تبلیغ اور تربیت کا ذریعہ بنے ہوئے تھے۔اس موقعہ پر انسانیت و مذہبی رواداری بھائی چارے کے عنوان پر تقریباً دو ہزار کی تعداد میں پمفلٹس شائع کروا کر تقسیم کروائے گئے۔اس طرح بفضلہٖ تعالیٰ بھرپور کوشش کی گئی کہ زیادہ سے زیادہ احباب خلافت کے بابرکت نظام کو سمجھیں۔اللہ تعالیٰ جلسہ کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔(نسیم احمد طاہر سرکل انچارج لدھیانہ)

صدسالہ خلافت جوبلی کانفرنس صوبہ گجرات

۱۲/اکتوبر ۲۰۰۸ء کو گجرات کی صوبائی جوبلی کانفرنس نہایت ہی شاندار طریقے سے منعقد کی گئی۔جس میں مہمانوں کی حاضری سولہ سو سے زائد رہی۔کانفرنس سے ایک دن قبل اور بعد میں کثرت سے کانفرنس کی خبریں شائع ہوئیں اور پریس رپورٹروں نے جماعت کے کاموں کو سراہا۔کانفرنس کے وقت ہال میں ۳۵ سے چالیس پریس رپورٹر موجود رہے اور پورے پروگرام کو غور سے سنا۔کانفرنس کی خوشی کے موقع پر چیف منسٹر آف گجرات نے اپنا سندیش (پیغام) بھجوایا۔جس میں انہوں نے جماعت کو مبارکبادی کے ساتھ ساتھ جماعت کی تعلیم اور کام کو سراہا۔احمد آباد میں ایک ماہ قبل ہی بیس بم بلاسٹ ہونے کے باوجود کانفرنس منعقد کرنے کی اجازت دی اور کانفرنس کے دوران پولیس پروٹیکشن کا بہتر انتظام کیا۔لیڈیز پولیس اور جینٹس پولیس کے علاوہ سادہ لباس میں IB،CID پولیس نے بھی بھرپور تعاون کیا اور کانفرنس کے ایک دن قبل سے ہی پولیس کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ کانفرنس ہال پر پوری نظر رکھیں تا کہ کسی قسم کی کوئی بدمزگی پیدا نہ ہو۔خاکسار نے پہلے ہی پولیس کمشنر احمد آباد اور گجرات کے DGP نیز چیف سیکرٹری سے ملاقات کر کے حیدر آباد میں ہونے والی مخالفت کے بارے میں بھی اطلاع دی تھی۔خاکسار نے بتایا تھا کہ ایسے حالات یہاں بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔جس کی وجہ سے DGP نے کہا کہ ہم یہاں ایسا نہیں ہونے دینگے۔ہمارے مقابل پر غیر احمدیوں نے بھی عیدملن پارٹی رکھی تھی جس میں انہوں نے بھی ہندو،سکھ، عیسائی مذہب کے نمائندوں کو بھی بلایا تھا۔صرف نام عیدملن پارٹی دیا گیا تا کہ لوگ جلسہ میں شرکت کرنے کی بجائے اُن کے جلسہ میں جاسکیں اتفاق سے کچھ پیپروں میں غلطی سے تصویریں ان کی لگادیں اور نیچے ہماری خبریں شائع ہوئیں جو قابل توجہ بنا رہا۔مہمانوں کی تواضع کا بھی بہتر رنگ میں انتظام کیا گیا تھا۔

کانفرنس شروع ہونے سے پہلے اللہ کے فضل و کرم سے پہلی بار لوائے احمدیت کے ساتھ ساتھ ہندوستان کا جھنڈا بھی لہرایا گیا۔اس کی اجازت باقاعدہ پولیس کمشنر سے لی گئی تھی۔افسران اور لوگوں نے اس چیز کو بہت پسند کیا۔آخر پر دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر رنگ میں سلسلہ کی خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین (فضل الرحمان بھٹی سرکل انچارج صوبہ گجرات)

جےئ گاؤں بھوٹان بارڈر میں جلسہ صدسالہ خلافت جوبلی اور امن کانفرنس

مورخہ ۲۱/اگست بروز جمعرات بھوٹان بارڈر جےئ گاؤں کے تُلسی بھون میں صدسالہ جلسہ خلافت جوبلی اور پیس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ہال کو مختلف قسم کے خوبصورت بینرز سے سجایا گیا تھا۔جلسہ میں شرکت کے لئے مرتبہ پروگرام کے مطابق مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیر صدر مجلس تحریک جدید،مکرم مولانا خورشید احمد صاحب انور وکیل المال تحریک جدید بطور مہمان خصوصی اور مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان سے تشریف لائے تھے۔

جلسہ کا انعقاد زیر صدارت مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیر صدر مجلس تحریک جدید ہوا۔پروگرام کا آغاز مکرم مولوی رضاء الکریم صاحب معلم سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم اور بنگلہ ترجمہ سے ہوا۔جس کا نیپالی ترجمہ مکرم داؤد کریم صاحب بھوٹانی نے پڑھ کر سنایا۔اس کے بعد عزیز صغیر احمد نے نظم پڑھ کر سنائی۔بعدہٗ مکرم مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب نیشنل صدر بھوٹان نے تعارفی تقریر کی۔جس میں موصوف نے جماعت کے اغراض و مقاصد پر مختصر روشنی ڈالی۔چونکہ جلسہ صدسالہ خلافت جوبلی اور امن کانفرنس کا ایک ساتھ اہتمام تھا اس لئے مختلف مذاہب سے تشریف لانے والے مذہبی نمائندگان کو اپنا مؤقف بیان کرنے کا پہلے موقع دیا گیا۔جس میں آچاریہ سنگے لاما صاحب (بدھ ازم)، شری لچھمن سنگھ جی (سکھ ازم)، ڈی آر ادھیکاری (ہندوازم) اور John Pasan Serpa (عیسائیت) کی طرف سے نمائندگی کی۔بعدہٗ خاکسار سید فہیم احمد مبلغ انچارج سکّم نے اسلام کی نمائندگی میں بعنوان اسلام اور مذہبی رواداری اپنے خیالات کا اظہار کیا۔مذکورہ مختلف مذہبی نمائندگان کے علاوہ سکّم بھوٹان اور چامرچی سے تشریف لائے ہوئے مختلف اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز معزز مہمانوں کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا گیا اور پریس اور میڈیا کو بھی مدعو کیا گیا تھا اور ہر ایک نے جماعت احمدیہ کی ان کاوشوں اور خدمات کو سراہا۔ہر ایک نے جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی اسلام کی حسین امن بخش تعلیمات کا برملا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ اگر دنیا میں امن و شانتی قائم ہو سکتی ہے تو جماعت احمدیہ کی انہی پہل سے ہو سکتی ہے اور جماعت احمدیہ کا یہ قدم یقیناً قابل ستائش ہے۔اُس کے بعد اطفال الاحمدیہ جےئ گاؤں نے ایک ترانہ پڑھ کر سنایا۔جسے جملہ حاضرین نے بہت پسند کیا۔بعدہٗ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید نے بعنوان ''موعود اقوام عالم'' بزبان ہندی۔قرآن حدیث اور کتب سابقہ کے حوالے سے ٹھوس اور مدلل اپنے معروضات پیش فرمائے اُس کے بعد مکرم رضاء الکریم صاحب معلم سلسلہ نے نظم پڑھی۔آخر میں صدر اجلاس نے بعنوان خلافت احمدیہ کا تعارف،اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

اس موقعہ پر جمع معزز مہمانوں کے خدمت میں قرآن مجید نیپالی، اسلامی لٹریچر کے علاوہ بطور اعزاز شال بھی پیش کئے گئے۔آخر میں صدر اجلاس نے اختتامی دُعا کروائی اور جلسہ کامیابی کے ساتھ برخاست ہوا اور جملہ مہمانوں کے لئے احمدیہ مشن جےئ گاؤں میں طعام کا عمدہ انتظام بھی کیا گیا تھا۔جبکہ مہمانوں کی رہائش تلسی بھون میں تھی۔جلسہ کی تیاری کے لئے مکرم مولوی حبیب الرحمٰن خان نیشنل صدر بھوٹان کی زیر نگرانی پہلے سے مختلف شعبہ جات بنائے گئے تھے۔اس جلسہ میں شرکت کے لئے بھوٹان، چامرچی، بنگال کے گردونواح کے علاوہ سکّم سے بھی ۶۰ افراد نے شرکت کی۔اگلے روز ہندوستان کے کثیرالاشاعت اخبار، دینک جاگرن، پربھات، جنپت ہمالیہ درپن نے جلی حروف کے ساتھ جماعت کی خبر کو شائع کیا۔اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں نیشنل صدر صاحب بھوٹان اور جملہ معلمین کرام کے علاوہ جےئ گاؤں کے مرد و زن اور اطفال نے بھرپور تعاون کیا۔اللہ تعالیٰ سب کو اجرعظیم عطا کرے اور جملہ مساعی میں برکت دے۔آمین

گینٹوک سکم میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کامیاب پریس کانفرنس کا انعقاد

مورخہ ۲۴/اگست بروز اتوار گینٹوک کے معروف ہوٹل MELOND میں جماعت احمدیہ گینٹوک کی طرف سے ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔جس میں بطور مرکزی نمائندگان مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر صدر مجلس تحریک جدید،مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور وکیل المال تحریک جدید اور مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان تشریف لائے اور سات اخباری نمائندگان اور ایک ٹی وی چینل نے شرکت کی۔

تلاوت قرآن کریم اور نیپالی ترجمہ کے بعد مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید نے جماعت کے اغراض و مقاصد عنوان پر اخباری نمائندگان کے سامنے ایک تعارفی تقریر کی۔جس میں آپ نے جماعت کی خدمت خلق کے کاموں کا بھی ذکر فرمایا۔اُس کے بعد مختلف اخباری نمائندگان نے سوالات کئے۔جن کے ہمارے معزز مہمانوں نے ٹھوس اور مدلل جوابات دیئے۔اس پریس کانفرنس کے انعقاد سے جہاں اغیار کی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا وہاں لوگوں کو اسلام کی پُرامن اور حسین تعلیمات سے بھی آگاہی ہوئی۔آخر میں دعاؤں کے ساتھ ہماری یہ پریس کانفرنس برخاست ہوئی۔تمام پریس و میڈیا کے نمائندگان کی خدمت میں اسلامی لٹریچر اور قرآن کریم نیپالی کے علاوہ دیگر تحائف بھی پیش کئے گئے اور سب کے لئے ہوٹل میں طعام کا عمدہ انتظام بھی تھا۔

اگلے روز سکم کے پانچ کثیرالاشاعت اخبارات نے حضور انور اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ خبریں شائع کیں۔جس سے پورے سکم میں لاکھوں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا اور گردونواح میں بھی خوب جماعت کی تشہیر ہوئی اور لوکل ٹی وی چینل نے بھی دو منٹ تک ہماری خبروں کو نشر کیا۔اس پریس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں صدر جماعت گینٹوک کے علاوہ مکرم راجیش چھیتری، مکرم نادر احمد شاہ، مکرم عبدالسلام صاحب اور جملہ معلمین کرام نے بہت تعاون کیا۔اللہ تعالیٰ اُنہیں اجرعظیم عطا کرے اور ہماری جملہ مساعی میں برکت عطا کرے۔آمین (سید فہیم احمد مبلغ انچارج گینٹوک سکم)

صوبائی جلسہ صدسالہ خلافت جوبلی اترپردیش

الحمدللہ صوبائی جلسہ صدسالہ خلافت جوبلی اترپردیس بمقام لکھنؤ ۲۴/اگست ۲۰۰۸ء کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔جلسہ کا آغاز نماز ظہر و عصر کے بعد ہوا۔اس جلسہ کی صدارت مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے کی۔یہ جلسہ شام کے چھ بجے تک جاری رہا۔جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم رفیق الاسلام صاحب نے کی اور ترجمہ مکرم فرید احمد صاحب ناصر نے سنایا۔تلاوت کے بعد ایک نظم ہوئی جو مکرم یاسین خان صاحب نے پڑھی۔پہلی تقریر محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے کی جو کہ تعارفی تقریر تھی۔دوسری تقریر مکرم بھیاجی سوشل ورکر جو ہندو مذہب سے آئے تھے نے کی۔اس کے بعد ایک ترانہ ہوا۔تیسری تقریر مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے قومی یکجہتی کے موضوع پر کی۔چوتھی تقریر سوامی شانتی دیو جی مہاراج نے کی۔پانچویں تقریر مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان نے برکات خلافت کے موضوع پر کی۔آخر میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے صدارتی خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔اس جلسہ میں حاضری ۱۸۰۰ افراد پر مشتمل تھی۔اس جلسے میں یوپی کے علاوہ صوبہ ایم پی اور راجستھان سے بھی مہمان تشریف لائے تھے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔تمام سرکل انچارج صاحبان کا بھی تعاون رہا۔آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک اور دیرپا نتائج ظاہر فرمائے اور سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین (فروز احمد نعیم سرکل انچارج لکھنؤ)

بقیہ رپورٹ از صفحہ نمبر16

بلکہ آپ کے ماحول میں بھی یہ آواز اٹھے گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ صرف مساجد کو آباد کرنے والے ہیں اور یہاں سے امن کا پیغام دینے والے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ محبت و پیار کرنے والے ہیں، خالص ہو کر خدا کی عبادت کرنے والے ہیں بلکہ اپنے ماحول میں بھی اس آواز کو پھیلانے والے ہیں، محبت کے پیغام کو پھیلانے والے ہیں اور ماحول میں بھی لوگوں کو اس طرف مائل کرنے والے ہیں کہ آؤ اور ایک خدا کی عبادت کرو اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم معاشرہ میں اور علاقے میں، ملک میں اور دنیا میں امن و سلامتی کا پیغام پہنچا سکتے ہیں اور امن قائم کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ اس روح کے ساتھ اس مسجد کو بھی آباد کریں اور اپنے ماحول میں بھی اس پیغام کو پہنچائیں جو حقیقی امن اور سلامتی کا پیغام ہے اور سب کو خدائے واحد کے جھنڈے تلے جمع کرنے والے بنیں۔ (آمین)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خطاب کے بعد دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں بھی تشریف لے گئے جہاں مقامی جماعت کی بچیوں نے گروپس کی صورت میں نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بچیوں کے پاس کھڑے رہے اور نظمیں سنتے رہے۔ حضور انور نے از راہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

لجنہ کی مارکی میں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لائے اور امیر صاحب جرمنی سے مسجد کی تعمیر کے تعلق میں بعض امور دریافت فرمائے جس پر سیکرٹری صاحب جائیداد نے مختلف نقشے حضور انور کی خدمت میں پیش کئے اور مقامی حکومتی انتظامیہ کے حوالہ سے مسجد کی تعمیر اور موجودہ حد بندی کے بارہ میں بتایا۔ بعد ازاں حضور انور مردوں کی مارکی میں تشریف لائے جہاں مقامی جماعت نے مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کے لئے چائے، ریفریشمنٹ کا انتظام کیا تھا۔

بعد ازاں سٹاڈے (Stade) جماعت کی لوکل انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے احاطہ میں اخروٹ کا پودا لگایا۔ یہاں سے واپس روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اس موقع پر موجود احباب جماعت کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ساڑھے چھ بجے اس افتتاحی پروگرام کے بعد سٹاڈے سے واپس ہمبرگ کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا گھنٹے کے سفر کے بعد پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز "بیت الرشید" ہمبرگ تشریف لے آئے اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت الرشید کے اُس بڑے ہال میں تشریف لے گئے جہاں واقفین نو بچوں کی کلاس کا پروگرام تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم کمال احمد نے پیش کی۔ بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ عزیزم جواد احمد اور جرمن ترجمہ عزیزم راشد خان نے پیش کیا۔

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام بعنوان "علامات المقربین" ؎

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

عزیزم حنان باجوہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: جرمنی میں وقف نو بچے اچھی نظمیں پڑھنے والے پیدا ہو رہے ہیں۔ آپ نے صرف نظمیں ہی نہیں پڑھنی اور بھی بہت کچھ کرنا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جامعہ میں کتنے جا رہے ہیں۔ اس پر جامعہ جانے والے طلباء نے ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ جمنازیم (Gymnasium) میں کون کون پڑھ رہا ہے۔ اس پر اُن بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے جو اس وقت تیرھویں کلاس سے نیچے مختلف سالوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

پھر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ڈاکٹر کون بننا چاہتے ہیں اور انجینئرز اور ٹیچرز کون کون بننا چاہتے ہیں۔ بچوں نے باری باری ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میڈیا کے شعبہ میں پروڈکشن، گرافکس اور اس تعلق میں دوسرے مختلف کاموں کے لئے MTA کو ایک حد تک ضرورت ہے۔ زیادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے آپ زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ جامعہ میں جائیں۔ یا پھر ڈاکٹرز بنیں اور ٹیچرز کی بھی ضرورت ہے۔ اسی طرح مختلف فیلڈ کے انجینئرز بھی بنیں اور یورپ کی مختلف زبانیں بھی سیکھیں اور ان زبانوں کے ساتھ ساتھ عربی اور اُردو بھی سیکھیں اور اس طرف توجہ دیں۔

حضور نے فرمایا کہ بعض بچوں میں یہ رجحان پیدا ہو گیا ہے کہ بزنس فیلڈ میں جانا ہے یا پائلٹ بننا ہے۔ جماعت کو فی الحال ان فیلڈ میں ضرورت نہیں ہے۔ یہ وقت بعد میں آئے گا۔

حضور انور نے فرمایا: صرف جامعہ ہی نہیں بلکہ ہر بچہ جو کسی فیلڈ میں بھی جاتا ہے وہ ڈگری حاصل کر کے اپنے آپ کو جماعت کے سپرد کر دے گا۔ وقف تو آپ اُسی وقت کہلائیں گے جب جماعت کی خدمت میں آجائیں گے۔

حضور نے فرمایا: اگر کسی فیلڈ میں آپ کی سالانہ آمد 30 ہزار یورو ہے تو جماعت میں آپ کو چھ سات ہزار یورو سالانہ ملے تو کام کرنا پڑے گا۔ اپنی خواہشات ختم کرنی پڑتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو صرف یورپ ہی نہیں بلکہ افریقہ اور دوسرے جزائر ممالک میں بھی بھیجا جا سکتا ہے۔ اس لئے جو بچے 15 سال سے اوپر ہو گئے ہیں ان کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ جب آپ کی تعلیم ختم ہو جائے گی تو مختلف علاقوں میں بھیجا جائے گا۔ اس لئے ہمیشہ اپنی پڑھائی پر توجہ دیں اور اپنی خواہشات کو ختم کریں گے تب وقف نو کہلائیں گے۔ واقف زندگی کی اپنی خواہشات کم سے کم ہوتی ہیں تبھی وہ اپنا وقف پورا کر سکتا ہے۔ آپ واقفین نو بچوں کا دوسروں سے فرق ہونا چاہئے ورنہ وقف کا فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ سب کے لئے نمازوں کی پابندی ضروری ہے۔ چاہے آپ ڈاکٹر بنیں، ٹیچر بنیں یا کوئی زبان سیکھ رہے ہوں یا مبلغ ہی بن رہے ہوں۔ نمازیں بنیادی چیز ہیں۔ نماز تو ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے تو واقف زندگی کو بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ آپ کو قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو جامعہ کے علاوہ دوسری مختلف فیلڈ میں جائیں گے ان کی روزمرہ تربیت کے لئے تعلیمی و تربیتی کلاسز تو نہیں ہوں گی اس لئے ایسے واقفین نو خود جماعت کا لٹریچر پڑھنا شروع کر دیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ جرمن میں بھی موجود ہے پڑھنا شروع کر دیں اور خود سیکھیں۔ آپ قرآن کریم کے ترجمہ اور معانی پر غور کریں گے تو روشن سوچ پیدا ہوگی اور آپ کا دماغ کھلتا جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: بعض ایسے ہوں گے جو سائنس دان بننا چاہیں گے۔ وہ بتا دیں کہ ہماری یہ دلچسپی ہے اور ہم ریسرچ فیلڈ میں جانا چاہتے ہیں۔ اس کی باقاعدہ اجازت لیں۔ اجازت تو مل جائے گی لیکن وہاں رہ کر بھی اچھے واقف زندگی رہیں۔ نمازیں پابندی سے ادا کریں اور قرآن کریم پڑھنے والے ہوں۔

اس کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچوں کو تحائف عطا فرمائے۔ آٹھ بج کر پچیس منٹ پر واقفین نو بچوں کے ساتھ یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ کلاس میں شامل ہونے والے بچوں کی تعداد 107 تھی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

ساڑھے آٹھ بجے واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ امتہ البصیر نے پیش کی۔ بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ شازیہ تنویر اور جرمن ترجمہ عزیزہ قرۃ العین صاحبہ نے پیش کیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام "ہو فضل تیرا یا ربّ یا کوئی ابتلا ہو" عزیزہ انیقہ شاکرہ نے خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور نے واقفات نو بچیوں کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ حضور انور نے قرآن کریم میں بیان فرمودہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ جس میں دو حیادار لڑکیاں کنویں پر اپنی بکریوں کو پانی پلانے کی غرض سے انتظار کر رہی تھیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ان لڑکیوں کو ان کی نیکی اور حیا کے نتیجہ میں بہت بڑے انعام سے نوازا۔ ان میں سے ایک لڑکی بعد میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی بنی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی واقفہ نو بچی کو حیا کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ حیا ہی ہے جو ان بچیوں کو باقیوں سے ممتاز کرے گی۔

پردہ کے حوالہ سے حضور انور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آدھے بازوؤں والے کوٹ پردہ کا حق ادا نہیں کرتے لہذا بچیوں کو پورے بازوؤں والے کوٹ پہننے چاہئیں۔ کوٹ اتنے تنگ نہ ہوں کہ جسم کے ساتھ ہی چپک جائیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی واقفہ کا ایک خاص وقار ہے۔ اس کو اپنے وقار کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا فیشن کرنا چاہئے جو پردے کی شرائط کو پورا کرتا ہو۔ آج کل جس طرح ٹخنوں سے اوپر شلوار پہننے کا فیشن ہے وہ بھی نامناسب ہے۔

حضور انور نے کلاس فیلو لڑکوں کے بارہ میں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر کبھی پڑھائی کے سلسلہ میں کچھ پوچھنا ہو تو پوچھ سکتی ہیں۔ کلاس میں ڈسکشن وغیرہ میں حصہ لے سکتی ہیں۔ مگر اس کے علاوہ کسی قسم کا تعلق نہیں رکھنا۔ یہ نہ ہو کہ پہلے پڑھائی کے سلسلہ میں بات کریں پھر ان کے ساتھ مختلف مواقعوں مثلاً پکنک وغیرہ پر جانا شروع کر دیں۔ یہ بالکل منع ہے۔

مختلف پیشے اختیار کرنے کے حوالے سے حضور انور نے فرمایا کہ واقفات نو بچیوں کو زبانوں میں مہارت پیدا کرنی چاہئے۔ ٹیچنگ اور میڈیسن کے شعبے اختیار کرنے چاہئیں۔ جماعت کو ان کی ضرورت ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ وکالت پڑھنے والی بچیوں کو تعلیم مکمل کرنے کے بعد عدالت وغیرہ میں جاب کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ یہ قانونی مشورہ جات کے سلسلہ میں جماعت کی مدد کر سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ جرنلزم میں تعلیم حاصل کر سکتی ہیں کیونکہ جماعت کے لئے مختلف اخبارات میں مضامین وغیرہ لکھنے کی ضرورت ہے مگر اس شعبے میں Job کرنے سے پہلے جماعت سے اجازت لیں۔

اس کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔ بچیوں کی تعداد 66 تھی۔

بچیوں کی یہ کلاس نو بجے ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الرشید میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "بیت الرشید" کی عمارت کا راؤنڈ فرمایا۔

حضور انور نے بیت الرشید سے ملحقہ خالی جگہ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر منتظمین نے بتایا کہ یہ جگہ ریلوے کی ہے۔ انہوں نے جماعت کو استعمال کی اجازت دی ہوئی ہے۔

حضور انور لنگر خانہ میں بھی تشریف لے گئے اور کھانا پکانے والوں سے دریافت فرمایا کہ کیا پکایا ہے؟ منتظم صاحب نے بتایا کہ کہ آج چائنیز کھانا پکایا ہے۔ لنگر خانہ میں کام کرنے والوں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے کھانا کھلانے کے انتظامات بھی دیکھے اور جہاں خواتین کے کھانا کھلانے کے انتظامات تھے اس طرف بھی تشریف لے گئے اور جگہ کا معائنہ فرمایا اور وہاں کھڑی بچیوں سے پوچھا کہ کھانا کیسا ہے؟۔

عمارت کی مختلف جگہوں کے وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

15/اگست 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'بیت الرشید'، ہمبرگ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج بھی ہمبرگ شہر کے چودہ حلقوں سے ایک بڑی تعداد میں آنے والے احباب و خواتین نے حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔ صبح ساڑھے چار بجے سے ہی "بیت الرشید" میں احباب کی آمد شروع ہو جاتی ہے اور پھر آنے والے مرد و خواتین اور بچیوں کا تانتا بندھ جاتا ہے اور مسجد اور اردگرد کا ماحول اور سڑکیں ان نمازیوں سے بھری ہوتی ہیں۔ ان

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

مبارک ایام سے ہرایک فیضیاب ہورہا ہے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت الرشید میں جگہ کی کمی کے باعث ہمبرگ شہر کے علاقہ Alsterdorf کے سپورٹس ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ہمبرگ کی جماعتوں کے علاوہ جرمنی کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت بڑی تعداد میں حضور انور ایدہ اللہ کی اقتداء میں جمعہ کی ادائیگی کے لئے ہمبرگ پہنچ رہے تھے۔ جمعرات کی شام کو احباب کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا اور فرینکفورٹ سے آنے والے احباب پانچ صد سے زائد کلومیٹر کا سفر طے کر کے ہمبرگ پہنچے تھے جب کہ کاسل سے آنے والے تین صد کلومیٹر اور میونسٹر سے آنے والے احباب اور فیملیز 400 کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے ہمبرگ پہنچی تھیں۔

اسی طرح بریمن ، کیل(Keil)اور ہوزم (Husum) سے آنے والی فیملیز ایک سوبیس سے ڈیڑھ ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے نماز جمعہ میں شامل ہوئیں ۔ لیوبک (Lubick)،سٹاڈے(Stade)، Buxtehude، مہدی آباد، Dithmurshe، Schleswig اور Hannover سے آنے والے خاندان بھی لمبا سفر طے کر کے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔

ہمبرگ شہر کی چودہ جماعتوں کے علاوہ ملک کی دیگر 25 سے زائد جماعتوں کے ساڑھے تین ہزار سے زائد احباب جماعت اور فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ یہاں سے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست نشر ہوا۔ ہال کے ایک حصہ میں انگریزی اور جرمن ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ایک بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور نماز جمعہ کے لئے روانگی ہوئی۔دو بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سپورٹس ہال پہنچے۔ہال کے دو حصے کر کے ایک میں مرد حضرات اور دوسرے حصہ میں خواتین کا انتظام کیا گیا تھا۔حضور انور کی آمد سے قبل ہی ہال احباب جماعت سے بھر چکا تھا۔

خطبہ جمعہ

دو بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ تین بجے تک جاری رہا۔خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد ساڑھے تین بجے اپنی رہائشگاہ ''بیت الرشید'' تشریف لے گئے ۔نماز جمعہ میں شامل ہونے والے ساڑھے تین ہزار سے زائد احباب کے لئے جماعت ہمبرگ نے Lunch کا انتظام کیا تھا اور ہر بچے، بوڑھے، مرد وخواتین کو ایک عمدہ انتظام کے ساتھ پیک لنچ(Pack Lunch) مہیا کیا گیا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

ہمبرگ(Hamburg)اور کیل(Keil) کی جماعتوں کی 64 فیملیز کے 284 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان فیملیز کے علاوہ ملاقات کرنے والوں میں پاکستان اور امریکہ سے آنے والے بعض احباب بھی شامل تھے۔

ہمبرگ کی درج ذیل جماعتوں کی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

Altona، Barmbex، Billstedt، Eidelstadt، Fuhlshuitil، Hamburg، Heimfeld، Hamburg Mitte، Hamburg Moschee، Lurup، Neustadt، Pinneberg، Rahlstedt اور Wandesbek۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت الرشید'' میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

16/ اگست 2008ء بروز ہفتہ:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'بیت الرشید' ہمبرگ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز فجر کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ہمبرگ سے ہینوور کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ہمبرگ سے ہینوور (Hannover) اور پھر وہاں سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی تھی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں کی ایک بڑی تعداد بیت الرشید میں جمع تھی۔سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے ایک فیملی کو جن کے ایک بچے کو بلڈ کینسر کی تکلیف ہے ازراہ شفقت ملاقات کا شرف بخشا اور بچے کو دعائیں دیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت الرشید کے بڑے ہال میں تشریف لے آئے جہاں تصاویر کے ایک پروگرام میں مجلس عاملہ لوکل امارت جماعت ہمبرگ و صدران حلقہ جات ،خدمت خلق اور سیکیورٹی کی ڈیوٹی ادا کرنے والے خدام اور دیگر مختلف شعبوں میں کام کرنے والے کارکنان نے باری باری گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ بعدازاں حضور انور روانگی کے لئے بیت الرشید کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے جہاں احباب جماعت اپنے پیارے آقا کے دیدار کے منتظر تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ ہمارے لئے عید کے دن تھے جو آئے اور جلد گزر گئے ۔نہ ہمیں صبح کا پتہ چلا اور نہ شام کا۔بعضوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ یہ دن تو ہماری زندگیاں سنوار گئے ۔ہمیں نئی زندگی دے گئے ۔ہمیں جو لطف اور سرور نمازوں میں آیا ہم بیان نہیں کر سکتے۔

اب جدائی کا لمحہ آ پہنچا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے بچیوں اور خواتین کے پاس کھڑے رہے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔حضور انور نے فرمایا مرد حضرات بھی جو دور کھڑے تھے قریب آ جائیں ۔حضور انور نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور بیت الرشید ہمبرگ سے ہنوور(Hannover) کے لئے روانگی ہوئی۔

ہمبرگ سے ہنوور کا فاصلہ 161 کلومیٹر ہے ۔ یہاں امسال نئی تعمیر ہونے والی مسجد ''بیت السمیع'' کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

ہینوور آمد اور استقبال

قریباً پونے دو گھنٹے کے سفر کے بعد ''مسجد بیت السمیع'' ھنوور میں تشریف آوری ہوئی۔Hannover جماعت کے احباب چھوٹے بڑے ،مرد و خواتین سبھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر چشم براہ تھے۔بچیاں سفید لباس پہنے اور سرخ دوپٹے اوڑھے ہوئے کورس کی صورت میں استقبالیہ گیت ''اھلاً وسھلاً ومرحبایا امیر المومنین'' پڑھ رہی تھیں۔ ہر کوئی خوشی ومسرت سے معمور تھا ۔مرد حضرات نعرے بلند کر رہے تھے ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا ۔ مقامی جماعت کے صدر اور مبلغ سلسلہ نے حضور انور سے شرف مصافحہ کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور مسجد سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

Hannover کا شہر جرمنی کے صوبہ Niedersachsen کا دارالحکومت ہے اور 13 ڈسٹرکٹ پر مشتمل پانچ لاکھ بیس ہزار نفوس لئے ہوئے دریائے Leime کے جنوبی کنارہ پر آباد ہے ۔ دنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر فیئر اور انڈسٹریل مشینری فیئر ہر سال اس شہر میں منعقد ہوتا ہے۔اس شہر میں پہلی یونیورسٹی 1831ء میں قائم ہوئی جس میں اب بھی 21 ہزار 800 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں ۔تیرھویں صدی میں ہنوور مچھلی کا شکار کرنے والوں اور کشتیاں چلانے والوں کا ایک گاؤں تھا لیکن اب یہ جرمنی کا ایک انتہائی اہم شہر بن چکا ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1975ء میں پانچ افراد کی تجنید کے ساتھ ہوا۔اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں لوکل جماعت کی تعداد ساڑھے تین صد کے لگ بھگ ہے اور ہنوور امارت کے تین حلقے Hannover-Ost، Hannover-Nord اور Peine قائم ہو چکے ہیں۔ اور یہاں کی مقامی جماعت میں پاکستانی اور انڈین احباب کے علاوہ جرمن، افریقن، Sinti، Romanies، Peeru اور آذر بائیجان کے باشندے شامل ہیں۔تبلیغی لحاظ سے یہ جماعت بڑی فعّال ہے اور ان کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔

اب اس جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی وسیع وعریض مسجد کی تعمیر کی توفیق عطا ہوئی ہے۔مسجد کا گنبد اور مینارہ دور سے نظر آتے ہیں اور مین ہائی وے سے گزرنے والے کو مسجد کی خوبصورتی اپنی طرف کھینچتی ہے۔

مسجد بیت السمیع کا افتتاح

فروری 2001ء میں جماعت نے یہاں 2800 مربع میٹر قطعہ زمین تین لاکھ 64 ہزار جرمن مارک میں خریدا۔ کافی لمبی کوشش اور مشکلات کے بعد فروری 2005ء میں سٹی کونسل نے مسجد کا پلان منظور کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 31/ اگست 2005ء کو اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔اس موقع پر اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کے ساتھ اس مسجد کے تعلق میں خبریں شائع کیں۔ 2008ء میں مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا اور اگست 2008ء میں اس مسجد کی تعمیر پایہ تکمیل کو پہنچی۔

اس مسجد کی دو منزلیں ہیں ۔نیچے مردانہ ہال ہے اور اوپر کی منزل میں خواتین کے لئے ہال ہے۔اس مسجد میں سات صد کے قریب احباب وخواتین نماز ادا کر سکتے ہیں ۔مسجد کے گنبد کا قطر 5 میٹر ہے جبکہ مینارہ کی بلندی 16 میٹر ہے ۔ہنوور شہر میں مینارہ اور گنبد کے ساتھ یہ پہلی مسجد ہے جس کی تعمیر کی سعادت جماعت احمدیہ کو عطا ہوئی ہے۔

اس مسجد کے ساتھ جماعتی دفاتر، لائبریری، کچن، سٹور اور مشن ہاؤس اور رہائشی حصہ بھی تعمیر کیا گیا ہے ۔ مسجد کے احاطہ میں خوبصورت لان بنایا گیا ہے۔اور قسما قسم کے خوشنما پھول لگائے گئے ہیں۔پچیس کاروں کو پارک کرنے کے لئے پختہ پارکنگ بھی موجود ہے۔مسجد کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔

اس مسجد کی تعمیر میں ہنوور جماعت کے انصار، خدام، لجنہ اور ناصرات نے غیر معمولی طور پر حصہ لیا ہے اور آج اس مسجد کے افتتاح اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قرب پا کر اپنی محنت کا پھل پا رہے ہیں۔ ہر کوئی خوشی سے معمور تھا۔

دو بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشی حصہ سے مسجد بیت السمیع میں تشریف لائے اور مسجد کے بیرونی حصہ کا معائنہ فرمایا۔مکرم امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ مردانہ ہال میں تین صد پچاس آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد میں ہی افتتاح کے تعلق میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔عمیر آصف صاحب نے تلاوت قرآن کریم پیش کی جس کا اردو ترجمہ زکریا داؤد صاحب اور جرمن ترجمہ آصف صاحب نے پیش کیا۔

بعدازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے مسجد کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس مسجد کی منظوری کے سلسلہ میں جب سٹی کونسل کا اجلاس ہوا تو صرف ایک ممبر نے مخالفت کی جب کہ باقی سب نے مسجد کی تعمیر کی حمایت کی تو اس طرح جماعت کو مسجد کی تعمیر کی اجازت مل گئی۔

مسجد بیت السمیع (ہنوور ۔جرمنی) میں ظہر وعصر کی نماز کے بعد مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں منعقدہ ایک سادہ اور پُروقار تقریب میں مکرم امیر صاحب جرمنی کے تعارفی ایڈریس کے بعد تین بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر اور احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔مَیں نے کل کے خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ مساجد کی تعمیر کے ساتھ جو مقاصد وابستہ ہیں ان کی طرف توجہ دینی چاہئے اور سب سے بڑی چیز عبادت ہے جس کے لئے آپ مسجد تعمیر کر رہے ہیں اور عبادت جو ہے وہ ایک انسان خالص ہو کر خدا کے حضور بجالاتا ہے۔عبادت ایک انسان کو باقی حقوق وفرائض کی طرف توجہ دلاتی ہے ۔ایک مومن کو باقی حقوق وفرائض کی طرف توجہ دلاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتے ہیں اور اس سے دعا مانگتے ہیں اور اس کے سامنے اپنی ضروریات پیش کرتے ہیں تو پھر اس طرف بھی توجہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے جو احکامات دئے ہیں ان کی پابندی کی جائے تا کہ اللہ تعالیٰ ان کو قبولیت عطا فرمائے ۔ ایک طرف تو خدا تعالیٰ سے دعا مانگ رہے ہوں اور ضروریات پیش کر رہے ہوں تو دوسری طرف ذہن جو ہے اس میں

باغیانہ رویہ ہو اور اس کے احکامات کی نفی کر رہے ہوں یا ان پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش نہ کر رہے ہوں۔

حضور نے فرمایا: مساجد کی تعمیر کے ساتھ اور مسجد میں نمازوں کے لئے آنے کے ساتھ ایک مومن کی توجہ عبادت کے ساتھ ان تمام احکامات کی طرف پھرنی چاہئے۔جن کا خدا تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔(المائدہ 3:)۔

حضور انور نے فرمایا اب یہ حکم جو ہے اللہ تعالیٰ نے جب دیا تو فرمایا جو لوگ تمہارے ساتھ زیادتی کرتے ہیں تم نے یہ نہیں کرنا کہ ان لوگوں کے ساتھ جب تمہارے پاس اختیارات آجائیں، تو زیادتی کرو۔اس حد تک بڑھی ہوئی زیادتی کہ مسلمانوں کو کعبہ میں آنے سے روکا جاتا تھا۔عبادت کرنے سے روکا جاتا تھا۔خدا تعالیٰ نے فرمایا جو بھی زیادتیاں ہوتی ہیں تمہارا یہ کام نہیں ہے۔ان زیادتیوں کے باوجود تم نے ہمیشہ اس راہ کو اختیار کرنا ہے جو نرمی کا راستہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا اب جب کہ دشمنوں کے لئے یہ حکم ہے کہ تم نے زیادتی نہیں کرنی تو پھر آپس میں پیار و محبت اور بھائی چارہ کس قدر ہونا چاہئے اس لئے اگر آپس میں ایک، دوسرے سے زیادتی کر بھی دیتا ہے رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں تو فوری طور پر انسان کو یاد رکھنا چاہئے کہ مَیں اگر خالص ہو کر خدا کی عبادت کرنے والا ہوں تو میرا فرض بنتا ہے کہ زیادتی کا جواب زیادتی سے نہ دوں اور اس حکم کی تعمیل کروں کہ مومنوں میں آپس میں پیار و محبت اور رحم اور بھائی چارہ ہونا چاہئے۔اور اس پیار و محبت کا جو صحیح طور پر آپ اظہار کریں گے اور دوسرے کو سمجھائیں گے جو آپ سے زیادتی کرنے والا ہے تو یہی وہ چیز ہے جس کا اس آیت کے آخر میں حکم ہے۔ وہ تعاون پیدا ہوگا جس سے نیکی اور تقویٰ کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور یہی ایک مومن کا خاصہ ہونا چاہئے کہ ہر وقت اور ہر آن نیکی اور تقویٰ کی طرف توجہ دے۔

حضور انور نے فرمایا: تقویٰ، اللہ تعالیٰ کا خوف۔وہ خوف جو کسی سے محبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔وہ خوف جو ایک عاشق کا اپنے معشوق سے اس لئے ہوتا ہے کہ وہ کہیں میرے سے ناراض ہو کر مجھے چھوڑ نہ دے۔جب یہ صورت پیدا ہوگی تو اس وقت آپ عبادتوں کو بھی صحیح طرح ادا کرنے والے ہوں گے اور اس سے لطف اندوز ہونے والے ہوں گے اور اس حالت میں باقی احکامات کی بجاآوری کی بھی کوشش کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ گناہ اور زیادتی میں تعاون نہیں کرنا۔کہیں بھی کسی بھی احمدی سے ایسا فعل سرزد نہیں ہونا چاہئے جس سے اس کی طرف زیادتی منسوب ہوتی ہو۔اور یہی چیز ہے جو اس معاشرے میں جب آپ قائم کرنے کی کوشش کریں گے اور دعاؤں کے ساتھ نیکی کو پھیلانے کی طرف توجہ دیں گے ،تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ ہوگی ، اللہ کا خوف دل میں ہوگا تو یہ پیغام پھر اردگرد کے ماحول میں پھیلے گا اور ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہوگا جو مخالفت کرے۔

حضور انور نے فرمایا: مسجد کی تعمیر ہونے سے پہلے یا اجازت ملنے سے پہلے جیسا کہ امیر صاحب نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ ایک آدمی نے مخالفت کی تھی اور باقیوں نے آپ کی حمایت کی تھی۔اب آپ کے رویے دیکھ کر اور اس مسجد میں آنے والے نمازیوں کے نمونے دیکھ کر اور نیکیوں پر عمل کرتے ہوئے اور نیکیوں کی تلقین کرنے والے چہرے دیکھ کر وہ لوگ مزید آپ کے حق میں بات کریں گے اور نہ صرف حق میں بات کریں گے بلکہ ماحول میں تبلیغ کے مزید راستے کھلیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: پس ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ مساجد جو آپ بناتے ہیں اور یہ مسجد جو آپ نے بنائی ہے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے بندوں کا حق ادا کرنے والی ہو۔اور ماحول میں ، اپنے ماحول میں ،جماعت کے اندر بھی اور اردگرد بھی ، باہر کے ماحول میں بھی انصاف کے تقاضے پورے کرنی والی یہ مساجد ہونی چاہئیں۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ ہر آن آدمی اپنے نفس کا جائزہ لیتا رہے کہ کہیں کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو جائے۔

پس اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ وہ مقصد جس کے لئے آپ نے مسجد تعمیر کی ہے اس کو پورا کرنے والے بنیں اور یہ مسجد یہاں سے اسلام اور احمدیت کے پیغام کی روشنی کو اردگرد کے ماحول میں بکھیرنے والی بنے اور اللہ کرے کہ صرف پاکستانی افراد پر مشتمل جماعت نہ ہو بلکہ آپ کے رویّوں ،آپ کی عبادتوں اور آپ کی تبلیغ اور آپ کے تزکیہ نفس کی وجہ سے اردگرد کے ماحول میں احمدیت اور اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو جس سے اس ماحول میں بھی احمدیت پھیلے اور یہ مسجد نہ صرف پاکستانی چہروں سے بلکہ مقامی جرمن لوگوں سے بھی بھر جائے اور یہ لوگ بھی خدائے واحد کی عبادت کرنے کے لئے اس مسجد میں آنا شروع ہو جائیں تا کہ آپ کو پھر مزید اس علاقہ میں مساجد بنانے کی ضرورت پیش آئے اور توفیق بھی اللہ تعالیٰ عطا فرمائے۔آمین

اس خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔اور دعا کے بعد حضور انور مسجد کی بالائی منزل میں لجنہ کے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے مختلف نظمیں اور ترانے پیش کئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں سے یہ نظمیں سنیں اور بعد ازاں سبھی بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ یہاں کچھ دیر قیام فرمانے کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مقامی جماعت نے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا تھا۔ مسجد کی اس افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے تمام احباب جماعت اور مہمانوں کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا اور شیرینی تقسیم کی گئی۔

پانچ بجے سہ پہر حضور انور اپنے رہائشی حصہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد سے ملحقہ دفاتر ،لائبریری اور کچن کا معائنہ فرمایا۔کچن کے معائنہ کے دوران حضور انور نے کارکنان سے دریافت فرمایا کہ کھانا کس نے پکایا ہے۔کھانے پکانے کی ٹریننگ کہاں سے لی ہے۔کھانا پکانے والے دوست نے بتایا کہ وہ ایک عرصہ سے جلسہ کے لنگر خانہ میں کھانا پکا رہے ہیں۔لنگر خانہ میں ٹریننگ ہوئی ہے۔

جماعتی لائبریریوں کے متعلق اہم ہدایت

لائبریری کے معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انچارج صاحب لائبری کو ہدایت فرمائی کہ قادیان سے جو کتب چھپ چکی ہیں وہ سب منگوائیں ۔ انوار العلوم کی 18 جلدیں شائع ہوئی ہیں وہ بھی منگوائیں اور اپنے ہر مشن میں رکھیں۔ ہر سینٹر میں آپ کی لائبریری میں یہ کتب ہونی چاہئیں۔ ہر جگہ لائبریری بنوائیں اور قادیان سے کتب منگوائیں۔

رہائشی حصہ کے تعلق میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے آرکیٹیکٹ وقاص صاحب کو بعض ہدایات دیں۔مسجد کے باتھ روم اور بیوت الخلاء کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ سیٹ والی ٹائلٹ کے علاوہ ایک دیسی ٹائلٹ بھی بنالیں کیونکہ پاکستان اور انڈیا سے آنے والے بعض احباب یہی ٹائلٹ استعمال کرتے ہیں۔

اس مسجد میں لفٹ لگانے کا بھی پروگرام ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے بالائی حصہ میں تشریف لے جا کر وہ جگہ دیکھی جو لفٹ کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔عمارت کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے جہاں پہلے سے ہی ایک حصہ میں احباب جماعت اور ایک حصہ میں خواتین اور بچیاں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھیں۔

اس موقع پر Hannover کی جماعتوں کی مجلس عاملہ، واقفین نو بچوں اور مختلف شعبوں میں ڈیوٹی دینے والے کارکنان نے مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے احاطہ میں ایک پودا لگایا۔بچیاں مسلسل نظمیں پڑھ رہی تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے ان بچیوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان کی نظمیں سنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تمام احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا۔تمام احباب مختلف قطاروں میں کھڑے ہوگئے اور حضور انور نے باری باری ہر ایک کو مصافحہ کے شرف سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ہنوور سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی

ساڑھے پانچ بجے یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی اور ہنوور سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی ۔ دوران سفر سات بجے کے قریب قافلہ ایک پٹرول پمپ پر کچھ دیر کے لئے رکا اور پھر آگے سفر جاری رہا۔

آٹھ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ’’بیت السبوح فرنکفرٹ‘‘ میں ورود مسعود ہوا۔ بیت السبوح کے بیرونی احاطہ میں احباب جماعت جن میں بچے ، بوڑھے، مرد وخواتین سبھی شامل تھے۔ایک بڑی تعداد میں حضور انور کی آمد کے منتظر تھے اور سبھی کی نظریں اس بیرونی گیٹ کی طرف لگی ہوئی تھیں جہاں سے حضور انور کی گاڑی کسی بھی لمحے داخل ہونے والی تھی۔فرینکفرٹ اور اردگرد کی جماعتوں سے احباب جماعت جوق در جوق حضور انور کے استقبال کے لئے بیت السبوح پہنچے تھے۔ان میں ایسی بوڑھی خواتین اور مرد بھی تھے جن کو چلنے کے لئے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے یہ لوگ بھی اپنے سہاروں کے ساتھ یہاں پہنچے تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی بیت السبوح کے بیرونی گیٹ سے داخل ہوئی فضا نعروں سے گونج اٹھی۔ بچیوں کی ایک بہت بڑی تعداد مسلسل استقبالیہ نظمیں پیش کر رہی تھیں۔سبھی ایک طرح کے لباس میں ملبوس تھیں اور اپنے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور جرمنی کا پرچم لہراتے ہوئے استقبالیہ گیت پڑھ رہی تھیں۔ ہر طرف سے ’’ اھلا وسھلا ومرحبا یاامیر المومنین‘‘ کی آوازیں آرہی تھیں۔خوشی ومسرت سے معمور بڑا روح پرور ماحول تھا۔

حضور انور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے بچیوں اور خواتین کے پاس سے گزرے اور سب کو السلام علیکم کہا۔مرد احباب قدرے آگے کھڑے تھے۔بعض جماعتی عہدیداران نے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ہر طرف ہاتھ بلند تھے اور السلام علیکم حضور کی آوازیں آرہی تھیں۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور احباب کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ’’بیت السبوح‘‘ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

17/ اگست 2008ء بروز اتوار:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’بیت الرشید‘‘، ہمبرگ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز فجر کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج فرینکفرٹ اور اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ Osnabruck ، Bochalt، Kolon اور Weiblingen کی جماعتوں کی 55 فیملیز کے 281 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور اپنے مسائل پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواستیں کیں اور رہنمائی حاصل کی۔حضور انور نے بچوں اور بچیوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ملاقات کرنے والوں میں ایک جرمن نومبائع خاتون بھی شامل تھی۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا دو بجے تک جاری رہا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت السبوح میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق تین بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور منہائیم (Mannheim) کے لئے روانگی ہوئی۔

خلافت جوبلی یورپین ٹورنامنٹس کا انعقاد

منہائیم میں ہفتہ کے روز "Khilafat Centenary European Tournamant" کا انعقاد ہو رہا تھا۔آج اس ٹورنامنٹ کا دوسرا روز تھا اور فائنل میچز کے اختتام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے اول دوم اور سوم آنے والی ٹیموں میں تقسیم انعامات کی کارروائی ہونی تھی ۔

اس ٹورنامنٹ میں آٹھ یورپین ممالک جرمنی، ہالینڈ، بلجیم ،فرانس، سوئٹزرلینڈ، UK، ناروے اور سویڈن کی 32 ٹیمیں شامل ہوئیں۔درج ذیل پانچ ٹورنامنٹ کا انعقاد ہوا۔

نور الدین فٹ بال ٹورنامنٹ، محمود والی بال ٹورنامنٹ ، ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ، طاہر کبڈی ٹونامنٹ اور مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ۔

مجموعی طور پر آٹھ ممالک کی 32 ٹیموں کے 400 خدام نے ان ٹورنامنٹس میں حصہ لیا۔ٹورنامنٹ کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ نمائندہ مکرم ولید طارق صاحب امیر جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ نے کیا۔

فرینکفرٹ سے منہائم کا فاصلہ 91 کلومیٹر ہے۔ پچاس منٹ کے سفر کے بعد چار بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ منہائیم پہنچے جہاں مکرم امیر صاحب جرمنی اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا ۔جونہی حضور انور ہال کے اندر سٹیج پر تشریف لائے تو خدام کھلاڑیوں نے پُرجوش نعرے بلند کئے۔کھلاڑی سٹیج کے سامنے ایک ترتیب سے بیٹھے ہوئے تھے۔

تقسیم انعامات کی اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم

سے ہوا جو محمد لقمان مجوکہ صاحب نے کی اور بعدازاں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا اور ایک جرمن خادم محمد حماد برٹر صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا ۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام کا عہد دہرایا۔جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فٹ بال، والی بال، باسکٹ بال، کبڈی اور کرکٹ کے مقابلوں میں اول دوم اور سوم آنے والی ٹیموں کو انعامات عطا فرمائے ۔اس ٹورنامنٹ میں ایک مقابلہ 120 کلومیٹر سائیکل ریس کا بھی تھا جو بیت السبوح سے شروع ہو کر منہائیم میں ختم ہوئی۔ اس سائیکل ریس میں خدام نے حصہ لیا ۔مکرم امیر صاحب جرمنی نے اس سائیکل ریس میں شمولیت کی اور اول پوزیشن حاصل کی اور حضور انور کے دست مبارک سے انعام حاصل کیا۔تقسیم انعامات کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خدام سے خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد وتعوذ کے بعد فرمایا:

یہ ٹورنامنٹ جو خلافت جوبلی کے حوالہ سے ہو رہے ہیں یہ صرف نوجوانوں میں یہ روح پیدا کرنے کے لئے سپورٹس کے ٹورنامنٹ رکھے گئے تھے کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ کوئی بھی میدان ہو، چاہے علمی میدان ہو یا تبلیغی میدان ہو یا پڑھائی کا میدان ہو یا کھیل کا میدان ہو ہر جگہ خدام میں یہ مختلف پروگرام رکھے جاتے ہیں ہر میدان کے، اس لئے کہ ہر جگہ خدام کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا اصل مقصد ڈسپلن قائم کرنا ہے۔کھیل جہاں انسان کے جسم کے لئے، اس کی صحت کے لئے ضروری ہے وہاں گیمیں جب ٹیم ورک کے ساتھ کھیلی جاتی ہیں تو آپس میں تعاون کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں اور جو مخالف ٹیم سے آپ گیم کر رہے ہوتے ہیں اس وقت یہ احساس بھی پیدا ہو کہ جو بھی کھیل کے اصول وقواعد ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے ہم نے ڈسپلن دکھاتے ہوئے، سپورٹس مین سپرٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کھیل کھیلنی ہے۔

حضوانور نے فرمایا: نوجوانوں اور بچوں، خدام الاحمدیہ میں خاص طور پر یہ پروگرام اس لئے رکھا گیا ہے کہ شروع سے ہی بچپن اور نوجوانی سے ہی ڈسپلن کی عادت پڑے۔پس اس کھیل کو، اس نظر سے ہمارے خدام کو دیکھنا چاہئے ۔یہ ہمارا آخری مقصد نہیں ہے کہ کسی مقصد کے حصول کے لئے ہم کھیلیں کھیل رہے ہیں۔ اگر مقصد ہے تو صرف یہ کہ اپنے جسم کو ورزشی بنایا جائے ۔اس کو سختیاں برداشت کرنے کی عادت ہو اور اپنی طبیعتوں میں ڈسپلن پیدا کیا جائے ۔ اس لئے اگر کھیل کے دوران کسی کو غصہ آتا ہے،کسی نے کھیل کو زندگی اور موت کا سوال سمجھ لیا ہے تو جماعت احمدیہ کی کھیلیں اس لئے نہیں ہوتیں، نہ میڈل جیتنا آپ کا مقصد ہے۔آپ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایسا ماحول، دوستانہ ماحول میں ایک تفریح کا موقع بھی مل جائے اور دوسرے دیکھنے والوں کے لئے بھی اور خود اپنے جسم کے اعضاء اور قویٰ جو ہیں ان کو سخت جان بنایا جاسکے تا کہ جو ہمارا آخری مقصد ہے اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچانے کا اس کی خاطر اس کے لئے ہم اپنے جسم کو تیار کرسکیں۔تو اس مقصد کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ کھیلیں کپ جیتنے کے لئے یا میڈل جیتنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ اپنی صحت برقرار رکھنے کے لئے ہیں اس لئے صرف وہ خدام جو ٹیم کا حصہ تھے جنہوں نے اس ٹورنامنٹ میں ،کھیلوں میں حصہ لیا صرف وہی نہیں بلکہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کو چاہئے کہ تمام خدام میں کھیل کی عادت ڈالیں تا کہ ان کو جسمانی طور پر، ان کے ورزشی جسم بنیں، سختیاں برداشت کرنے کی عادت ہو اور ڈسپلن اور تعاون باہمی اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی عادت پیدا ہو۔اور یہی چیز ہے جو آپ کو، جو اصل میدان ہے آپ کا، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا، اس کی عبادت کرنے کا اس کے لئے تیار کرے گا۔اسی طرح آپ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے والے بنیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ عہد کرتے ہیں۔آپ نے خدام الاحمدیہ میں عہد دہرایا آپ ساروں نے کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ دینی ،قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان ، مال، وقت اور عزت کو قربان کر دیں گے۔اگر کھیلوں میں آپ کو یہ عادت نہیں پڑتی کہ اپنے جذبات کی، ہلکے سے جذبات کی قربانی کریں تو ان اعلیٰ جذبات کی قربانی کی کس طرح آپ کو عادت پڑ سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہمیشہ کھیلوں کو اپنے مستقبل بہتر کرنے کا ذریعہ بنائیں ، نہ کہ میڈل جیتنا اور کپ جیتنا اور پھر جیت کے نعرے لگانا۔یا یہ بعد میں نعرے لگانا کہ ہم نے اتنے میڈل جیتے اور یہی چیز ہے جو ایک احمدی کا مقصد ہے۔ اللہ کرے کہ آپ اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں اور اس عہد کو پورا کرنے والے ہوں کہ خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لئے ، ہر قربانی دینے کے لئے ہم تیار رہیں گے۔اگر آپ میں ڈسپلن ہوگا، اگر آپ میں خدا کا خوف ہوگا، اگر آپ خدا کی رضا کے لئے سب کام انجام دے رہے ہوں گے تو تبھی آپ دین کی خاطر بھی قربانی کرنے والے بن سکیں گے۔اور خلافت احمدیہ کے لئے قربانی کرنے والے بن سکیں گے ۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔دعا کرلیں۔

اس خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی ۔ اس کے بعد یورپ کے آٹھ ممالک جرمنی، سوئٹزرلینڈ، بلجیم، یوکے، سویڈن، ہالینڈ اور ناروے سے آنے والی مختلف ٹیموں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ایک خادم کو کھیل کے دوران ٹانگ پر کافی چوٹ لگی تھی اور وہ سہارے کے ساتھ چل رہا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تصاویر کے پروگرام کے دوران اسے اپنے قریب بلایا اور اس کا حال پوچھا اور چوٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور دعائیں دیں۔

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اس جگہ تشریف لے گئے جہاں منہائم میں جلسہ سالانہ کے دنوں میں حضور انور کی رہائشگاہ ہوگی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افسر صاحب جلسہ سالانہ جرمنی کو بلا کر بعض امور سے متعلق ہدایات دیں۔

منہائیم سے فرینکفرٹ روانگی

پانچ بج کر بیس منٹ پر منہائیم سے فرنکفورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔اور 91 کلومیٹر کے سفر کے بعد چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت السبوح فرینکفرٹ تشریف لے آئے اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات دیں اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت السبوح میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ۔بیت السبوح میں مردوں اور خواتین کے ہال نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ احباب جماعت دور دور سے حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کے لئے آتے ہیں۔فرینکفرٹ کی جماعتوں کے علاوہ ارد گرد کی جماعتوں کے احباب بھی لمبے سفر طے کر کے نمازوں کی ادائیگی کے لئے پہنچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے حصول کی توفیق پاتے ہیں اور اپنے پیارے آقا کے دیدار سے سیراب بھی ہوتے ہیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

منظوم کلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کیوں عجب کرتے ہو گر مَیں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اِک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

باغ میں ملّت کے ہے کوئی گلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ مَیں کرتا ہوں اُس کا انتظار

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

اب اِسی گلشن میں لوگو راحت وآرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

اِک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

ترجمة القرآن کا مراسلاتی کورس

جملہ احباب جماعت بھارت کو نہایت مسرت سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مراسلاتی کورس کے ذریعہ ترجمۃ القرآن کی منظوری عنایت فرمائی ہے فی الحال یہ کورس اُردو زبان میں شروع کیا جارہا ہے اس میں قرآن مجید ناظرہ جاننے والے احباب ومستورات شریک ہوسکتے ہیں بالخصوص اساتذہ کرام، ڈاکٹر صاحبان، انجینئر اور وکلاء کالج کے طلباء وطالبات اس کورس میں ضرور شامل ہوں۔

یہ ترجمۃ القرآن کا دوسالہ کورس ہوگا جس کے اسباق دفتر تعلیم القرآن کی طرف سے انشاء اللہ ہر ماہ بھجوائے جائیں گے۔ جنوری ۲۰۰۹ء سے یہ کورس انشاء اللہ شروع کیا جائے گا۔ یکم جنوری ۲۰۰۹ء تا ۱۵/جون ۲۰۰۹ء تک چھ مرتبہ ساڑھے سات پاروں تک اسباق بھجوائے جائیں گے۔جون کے آخری ہفتہ کی اتوار کو اس کا امتحان اوپن بک کے طریق پر ہوگا۔اسی طرح دوسرے سمسٹر میں بقیہ ساڑھے سات پارے دسمبر تک بھجوائے جائیں گے جن کا امتحان دسمبر کے دوسرے ہفتے کی اتوار کو ہوگا۔انشاءاللہ۔

دوسرے سال ۲۰۱۰ء میں ہر ماہ اسی طرح مراسلاتی کورس کے ذریعہ آخری پندرہ پارے کا امتحان لیا جائے گا۔ جو جون کے آخری اتوار اور دسمبر کے دوسرے اتوار کو ہوگا۔ امتحان پاس کرنے والے احباب و مستورات کو دفتر کی طرف سے باقاعدہ سندات بھجوائی جائیں گی اور اوّل-دوم-سوم آنے والے افراد کو انعام بھی دیا جائے گا۔اس کورس میں شامل ہونے والے احباب ومستورات سے درخواست ہے کہ اپنا مکمل پتہ دفتر تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان کو بھجوائیں۔

تمام امراء، صدر صاحبان، سکرٹریان تعلیم القرآن مبلغین، معلمین کرام سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب کو اس میں شامل کریں اور فہرست مع مکمل پتہ دفتر کو بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

’’بیت التوحید‘‘ اٹلی کی خرید کی بابرکت تقریب

(رپورٹ :محمد آصف منہاس۔ جنرل سیکرٹری جماعت اٹلی)

اٹلی میں مشن ہاؤس کا قیام جماعت احمدیہ عالمگیر اور جماعت احمدیہ اٹلی کی ایک دیرینہ خواہش تھی ۔اس سلسلہ میں کی جانے والی کوششوں کی ایک لمبی داستان ہے جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دور سے موجودہ دور تک ہے۔

اٹلی میں جماعت کا قیام 1990ء کی دہائی میں ہوا۔ اس سے پہلے بھی احمدی احباب کی ایک مختصر تعداد اٹلی میں مقیم تھی لیکن باقاعدہ جماعت قائم نہیں تھی۔ جماعت کی باقاعدہ رجسٹریشن 1993ء میں ہوئی اور چندہ کا نظام چند مخلص احباب جماعت کی کوششوں سے جاری ہوا۔ آج جماعت احمدیہ اٹلی کی کل تجنید 350 ہے اور کل جماعتوں کی تعداد 12 ہے۔ ذیلی تنظیموں کا قیام کوئی دو سال قبل ہوا اور اب خداتعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ باقاعدہ منظّم ہو چکی ہیں۔

اٹلی کی جماعت میں جن ممالک سے تعلق رکھنے والے دوست شامل ہیں ان میں پاکستان، بنگلہ دیش، گھانا، ماریشس، الجزائر، ہندوستان، مراکش، گیمبیا اور برکینا فاسو کے نام سامنے آتے ہیں۔ حال ہی میں ایک مصری دوست نے بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا غلام بننے کی سعادت حاصل کی ہے ۔الحمدللہ۔

San Pietro in Casale یہ نام ہے اس شہر کا جہاں جماعت احمدیہ اٹلی کا مشن ہاؤس خریدا گیا ہے ۔یہ شہر Bologna کے شہر سے قریباً 20 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ریلوے سٹیشن اور موٹر وے مشن سے قریباً دس منٹ کے فاصلہ پر ہیں۔

Bologna کا شہر اٹلی کا ایک بڑا شہر ہے۔ اس کی آبادی تقریباً چھ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ انٹرنیشنل ائرپورٹ کے علاوہ یورپ کی سب سے پہلی یونیورسٹی بھی اسی شہر میں واقع ہے۔

یہاں پر لوکل جماعت کی تجنید 46 ہے جو کہ مشن ہاؤس کے آس پاس واقع مختلف قصبوں میں آباد ہیں۔ جبکہ اٹلی کی چھ مختلف شہروں کی جماعتیں مشن سے کوئی 100 کلومیٹر کی حدود میں آجاتی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ جگہ جماعت کے نقطہ نظر سے مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ تقریباً تمام جماعتوں کے لئے اس جگہ تک پہنچنا نسبتاً آسان ہے۔ مشن ہاؤس کی تلاش میں ان باتوں کو خاص طور پر مدنظر رکھتے ہوئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق اس علاقہ کے انتخاب کیا گیا تھا۔ اس جگہ کا حدود اربعہ کچھ یوں ہے کہ 900 مربع میٹر کے پلاٹ میں تعمیر شدہ ایک تین منزلہ مکان ہے جس کا کل رقبہ 300 مربع میٹر ہے ۔اس کے ساتھ ایک ہال ہے جو کہ 100 مربع میٹر کا ہے اور اس کے ساتھ 50 مربع میٹر کا ایک سٹور بھی ہے۔ اس کے سامنے زرعی زمین ہے جس کا رقبہ تقریباً 9000 مربع میٹر ہے جہاں پر جماعتی سرگرمیوں کے لئے مارکی (Marquee) لگانے کی اجازت ہے۔

یہ خداتعالیٰ کا فضل ہے کہ عین صدسالہ خلافت جوبلی کے موقع پر یعنی 27 رمئی کے دن مالک مکان نے ہماری آفر اور شرائط کو قبول کر لیا۔ گو ان کو 26 رمئی تک کا وقت دیا گیا تھا لیکن نامعلوم وجوہات کی بنا پر انہوں نے 27 رمئی کو آفر قبول کرنے کے لئے دستخط کئے ۔ یقیناً اس میں خداتعالیٰ کی حکمت کارفرما تھی۔ اس بات کا ذکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 30 رمئی کے خطبہ جمعہ میں بھی فرمایا۔ فالحمدللہ۔

اس کے بعد ہماری کوشش تھی کہ اگست کے مہینہ کے شروع میں پراپرٹی کی ٹرانسفر جماعت کے نام ہو جائے لیکن ایسا نہ ہو سکا اور 10 رستمبر کا دن متعین ہوا جو کہ رمضان المبارک کے مہینہ کی 9 تاریخ تھی۔ اس اہم مرحلہ کی کامیابی کے لئے حضور انور کی خدمت میں دعائے خاص کی درخواست کی گئی تھی۔ نیز نیشنل مجلس عاملہ اور لوکل جماعتوں کی صدران کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ سب اس مبارک اور تاریخی موقع پر حاضر ہوں۔ ان کے علاوہ جماعت کے دیگر احباب و خواتین نے حسب توفیق دور دور کا سفر طے کر کے اس تقریب میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

احباب کی اکثریت وقت مقررہ سے پہلے ہی San Pietro in Casale پہنچ چکی تھی۔ چنانچہ باقاعدہ قافلہ کی شکل میں سب دوپہر ایک بجے Estate Agent کے دفتر کے سامنے پہنچے۔ 14 افراد پر مشتمل مختلف ملکوں اور رنگ و نسل کے احباب جب Public Notary کے سامنے پیش ہوئے تو وہاں موجود لوگوں نے خوشگوار حیرت کا اظہار کیا ۔ پراپرٹی کی ملکیت The Ahmadiyya Muslim Jama'at Italy کے نام پر ٹرانسفر ہوئی۔ الحمدللہ۔

جماعت احمدیہ اٹلی کی طرف سے چار احباب یعنی صدر جماعت احمدیہ اٹلی مکرم ملک عبدالفاطر صاحب، خاکسار محمد آصف منہاس جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اٹلی، مکرم آفتاب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی، اور مکرم توصیف احمد صاحب قمر نیشنل سیکرٹری مال نے دستخط کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ مزید دس احباب کے نام Contract سے متعلقہ کاغذات میں شامل کئے گئے جن سے مختلف ممالک اور رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے احباب کی نمائندگی ہوئی۔

دوپہر دو بج کر 45 منٹ پر مکرم عبدالفاطر ملک صاحب صدر جماعت احمدیہ اٹلی نے قیمت خرید کی بقایا رقم کا چیک پیش کیا اور مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ نے مشن ہاؤس کی چابیاں وصول کیں۔ اس موقع پر فضا بے ساختہ طور پر نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی اور جماعت کے احباب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی ۔ بعد ازاں مٹھائی تقسیم کی گئی جو کہ اٹالین لوگوں نے بہت پسند کی ۔دفتر کے باہر جماعت کے بہت سے احباب کھڑے تھے ۔فارغ ہونے پر یہ پُر وقار قافلہ تین بج کر دس منٹ پر اپنے نئے مشن ہاؤس پہنچا اور تین بج کر پندرہ منٹ پر مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ نے گیٹ کھول کر اس مشن ہاؤس کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر ایک بار پھر فضا میں نعرہ تکبیر اور غلام احمد کی جے کے نعرے بلند ہوئے۔ یہاں خاکسار یہ بات قابل ذکر سمجھتا ہے کہ اٹلی میں نامساعد حالات کے باوجود دسمبر 2007ء میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ نیز نیشنل مجلس عاملہ کے ماہانہ اجلاس باقاعدگی سے ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ تربیتی کلاس کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔ اب مشن ہاؤس مل جانے کے بعد حضور انور کی دعاؤں سے انشاء اللہ یہ سب کام پہلے سے بہتر ہوں گے۔

مشن ہاؤس کی خرید مکمل ہونے کے تین دن بعد سے خداتعالیٰ کے فضل سے یہاں باقاعدگی سے پانچ وقت کی نمازوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ الحمدللہ۔ نیز ماہ رمضان کے دوران افطار اور تراویح کا بھی انتظام رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مشن ہاؤس کا نام ’’بیت التوحید‘‘ تجویز فرمایا ہے۔

قارئین سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس مشن کو عیسائیت کے اس گڑھ میں مرکز توحید بنا دے اور توحید باری تعالیٰ کے نور سے یہ علاقہ جلد از جلد روشن ہو جائے۔ آمین

❀❀❀❀❀❀

جماعت احمدیہ بوسنیا کا خلافت جوبلی کے حوالہ سے

آٹھویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

(رپورٹ:وسیم احمد سروعہ۔ مبلغ سلسلہ بوسنیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بوسنیا کو اپنا آٹھواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کے سینٹر ’’مسجد بیت الاسلام‘‘ میں مورخہ 8 رجون 2008ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی ۔جلسہ سے قبل ضروری انتظامات کئے گئے ۔صدسالہ جوبلی کے حوالے سے یہ تاریخی جلسہ تھا مختلف جگہوں سے احباب کو لانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

مورخہ 8 رجون کو صبح آٹھ بجے مہمانوں کی آمد شروع ہوئی ۔دس بجے سے کچھ پہلے لوائے احمدیت اور بوسنیا کا جھنڈا لہرایا گیا۔ لوائے احمدیت خاکسار نے اور بوسنیا کا جھنڈا مکرم دینو شابوچ صاحب (Dino Sabovic) نے لہرایا اور مکرم امیر صاحب جرمنی نے دعا کروائی۔

اس تقریب کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر عبدالشکور اسلم صاحب نے کی جبکہ اس کا بوسنین ترجمہ مکرم عدوین بائرک تاروچ (Edvin Bajraktarovic) نے کیا۔ اس کے بعد ایک نظم پڑھی گئی ۔نظم کے بعد مکرم دینو شابوچ صاحب نے خلافت راشدہ کے موضوع پر تقریر کی جس میں انہوں نے بتایا کہ خلافت راشدہ کی برکت سے کس طرح ایک قلیل مدت میں اسلام نے تیزی سے ترقی کی۔

اس کے بعد مکرم آنل آلچ (Anel Alic) صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خلافت جوبلی کے حوالہ سے پیغام پڑھ کر سنایا۔ یہ پیغام ہم نے خوبصورت اور دیدہ زیب انداز میں طبع کروایا تھا جو احباب میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی جس میں بتایا کہ امت مسلمہ کا اتحاد و اتفاق صرف اور صرف خلافت کے ذریعہ ہی ممکن ہے ۔نیز خلافت کی برکات کا ذکر کر کے احباب کو بھرپور طور پر اس نظام سے منسلک ہونے کی تلقین کی۔

اس کے بعد مکرم موسیٰ رستمی (Musa Rustami) صاحب صدر جماعت کوسوو نے مختصر خطاب میں بوسنیا کے جلسہ میں پہلی بار شرکت کرنے پر خوشی اور نیک جذبات کا کا اظہار کیا ۔اس کے بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا جس میں مختلف احباب نے بعض سوالات کئے جن کے جوابات مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم مشنری انچارج صاحب جرمنی اور خاکسار نے دئے۔

کھانے اور نماز ظہر کے وقفہ کے بعد جلسہ کا دوسرا دور شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک جو خاکسار نے کی اور مکرم آنل آلچ (Anel Alic) نے ترجمہ پیش کیا۔

مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی نے تقریر فرمائی جس کا بوسنین زبان میں ترجمہ مکرم دینو شابوچ صاحب نے کیا۔ اس خطاب آپ نے نماز کی اہمیت بتائی اور اس حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف اقتباسات بھی سنائے۔

اس کے بعد ایک نظم پیش کی گئی جس کے بعد مکرمہ فاہریہ (Fahrija Advic) نے خلفاء احمدیت کے دعا اور نماز کے بارہ میں ارشادات کی روشنی میں تقریر کی اور ساتھ خلفاء کے مختصر حالات زندگی بھی بتائے۔

جلسہ کی آخری تقریر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی تھی جس میں انہوں نے احباب کو مختلف ضروری امور کی طرف متوجہ فرمایا۔ خلافت جوبلی کے حوالہ سے جرمنی میں منعقد ہونے والے پروگراموں کا ذکر کیا ۔وہاں سو مساجد سکیم کا ذکر کیا ۔بوسنیا کے جلسے میں شامل ہونے پر خوشی کا اظہار کیا ۔مکرم امیر صاحب کی تقریر جرمن زبان میں تھی جس کا ترجمہ مکرم دینو شابوچ نے کیا۔

دعا سے قبل خاکسار نے تمام احباب اور ڈیوٹی دینے والے احباب کا شکریہ ادا کیا اور مکرم امیر صاحب جرمنی کی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں کل 131 افراد نے شرکت کی ۔جرمنی سے مکرم امیر صاحب جرمنی اور مکرم مبلغ انچارج صاحب جرمنی نے شرکت کی ۔نیز کوسوو سے مکرم صدر صاحب جماعت دیگر دو افراد کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔

تمام قارئین الفضل سے بوسنیا میں جماعت کی ترقی کے لئے درخواست دعا ہے ۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت بوسنیا کو ترقی سے نوازے۔ آمین

❀❀❀❀❀❀

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 11 December 2008 | Issue No. 50

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

مساجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ اس روح کے ساتھ اس مسجد کو بھی آباد کریں اور اپنے ماحول میں بھی اس پیغام کو پہنچائیں جو حقیقی امن اور سلامتی کا پیغام ہے۔ (Stade کے مقام پر نو تعمیر شدہ ''مسجد بیت الکریم'' کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

ہمبرگ میں واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کی الگ الگ کلاسز کا انعقاد اور واقفین نو اور واقفات نو کے لئے اہم ہدایات۔

ہینوور (Hannover) میں ورود مسعود و والہانہ استقبال۔ مسجد بیت السمیع (ہینوور) کا افتتاح۔ فیملی ملاقاتیں۔

مساجد جو آپ بناتے ہیں اور یہ مسجد جو آپ نے بنائی ہے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے بندوں کا حق ادا کرنے والی ہو۔ اور یہ مسجد یہاں سے اسلام اور احمدیت کے پیغام کی روشنی کو اردگرد کے ماحول میں بکھیرنے والی بنے۔ آپ کے رویّوں، آپ کی عبادتوں اور آپ کی تبلیغ اور آپ کے تزکیہ نفس کی وجہ سے اردگرد کے ماحول میں بھی احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہو۔ یہ مسجد نہ صرف پاکستانی چہروں سے بلکہ مقامی جرمن لوگوں سے بھی بھر جائے۔ (مسجد بیت السمیع، ہنوور جرمنی کے افتتاح کے موقع پر حضور انور کا خطاب)

ہنوور سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی، بیت السبوح میں ورود مسعود، فیملی ملاقاتیں

یہ ٹورنامنٹ جو خلافت جوبلی کے حوالہ سے ہو رہے ہیں یہ نوجوانوں میں ڈسپلن اور باہمی تعاون کی روح کو فروغ دینے کے لئے اور اس لئے رکھے گئے ہیں کہ دوستانہ ماحول میں ایک تفریح بھی میسر ہو اور سخت جانی کی عادت ہو اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کے لئے ہر قسم کی سختیاں برداشت کرنے کی مشق ہو۔ اگر آپ خدا کی رضا کی خاطر سب کام انجام دے رہے ہوں گے تو تبھی آپ دین کی خاطر بھی قربانی کرنے والے بن سکیں گے۔ (خلافت جوبلی یورپین ٹورنامنٹس کی اختتامی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

14 / اگست 2008ء بروز جمعرات:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'بیت الرشید' ہمبرگ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نماز فجر میں احباب جماعت کے علاوہ ایک بڑی تعداد میں خواتین اور بچیاں بھی شامل ہوئیں اور حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ صبح نماز فجر سے قبل اور بعد میں بیت الرشید کا بیرونی حصہ اور اردگرد کی سڑکیں مرد و خواتین سے بھری ہوتی ہیں۔ یہ دن بڑے ہی مبارک اور بابرکت اور اللہ کے فضلوں کے حصول کے دن ہیں۔ بڑی دور سے لوگ چھوٹے بڑے، مرد و خواتین، بچے بچیاں نمازوں کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور اس روحانی ماحول سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

مسجد بیت الکریم کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق ہمبرگ (Hamburg) سے 62 کلومیٹر دور Stade شہر میں امسال نئی تعمیر ہونے والی ''مسجد بیت الکریم'' کا افتتاح ہونا تھا۔ چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور سٹاڈے (Stade) کے لئے روانگی ہوئی۔

ایک گھنٹہ پانچ منٹ کے سفر کے بعد سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سٹاڈے آمد ہوئی جہاں مقامی جماعت کے صدر اور دیگر عہدیداران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور ایک بچے نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ مقامی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ مقامی جماعت کے احباب و خواتین کے علاوہ اردگرد کی قریبی جماعتوں کے بھی بعض احباب اس موقع پر جمع تھے۔

حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار پر لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور مسجد کا معائنہ فرمایا اور امیر صاحب جرمنی اور نیشنل سیکرٹری جائیداد سے بھی بعض امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ بعد ازاں اذان دی گئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد میں ہی ایک تقریب ہوئی۔ حافظ احسان اللہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم پیش کی۔ بعد ازاں ناصر احمد صاحب نے اس کا اردو ترجمہ جب کہ فرقان احمد صاحب نے اس کا جرمن ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے شہر Stade اور ''مسجد بیت الکریم'' کا تعارف پیش کیا۔

46 ہزار کی آبادی پر مشتمل یہ ایک ہزار سال پرانا شہر جرمنی کی دو بندرگاہوں ہمبرگ اور Cuxhaven کے درمیان واقع ہے۔ اس کے دو اطراف میں دریائے Elbe اور Schwinge بہتے ہیں۔ شہر کے پرانے علاقہ میں اب بھی 17 ویں صدی کے مکانات موجود ہیں۔ اور 17 ویں صدی کی لکڑی کی بنی ہوئی مچھلی کی مارکیٹ کو بھی محفوظ رکھا گیا ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ قیام 1987ء میں ہوا۔ یہاں سے احباب ملک کے دوسرے شہروں میں منتقل ہوتے رہے جس کی وجہ سے یہاں جماعت کی مجموعی تعداد پچاس کے لگ بھگ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس جماعت کو بھی اپنی پہلی مسجد بیت الکریم تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

مسجد کے قطعہ زمین کا رقبہ 840 مربع میٹر ہے اور مسجد کے تعمیر شدہ حصے کا رقبہ 106 مربع میٹر ہے۔ 15 / اگست 2007ء کو یہ قطعہ زمین 45 ہزار یورو میں خریدا گیا۔ اپریل 2008ء میں اس مسجد کی تعمیر پر کام شروع ہوا اور پانچ ماہ کے قلیل عرصہ میں اس مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اس مسجد میں تعمیر ہونے والے مینارہ کی بلندی 66ء9 میٹر ہے۔ 100 کے قریب نمازی یہاں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس مسجد سے ملحق ایک دفتر اور دو باتھ رومز اور کچن و سٹور کی سہولت بھی موجود ہے۔ مقامی جماعت نے مالی قربانی اور وقار عمل کر کے اس مسجد کی تعمیر میں بہت بڑا حصہ ڈالا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

مکرم امیر صاحب جرمنی کے اس تعارفی ایڈریس کے بعد پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا:

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''الحمد للہ کہ سٹاڈے (Stade) کی چھوٹی سی جماعت کو بھی ایک چھوٹی سی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ مساجد جیسا کہ ہم نے سنا اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا نام لینے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ اور اگر ہر شخص جو مسجد میں آتا ہے اس سوچ کے ساتھ آئے اور ہر وقت ذہن میں جگالی کرتا رہے کہ ہم اُس اُمّت کے فرد ہیں اور اُمّت کے اس مخصوص اور خاص فرقے سے تعلق رکھنے والے ہیں یا اس جماعت سے تعلق رکھنے والے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آپؐ کے عاشق صادق مسیح و مہدی علیہ السلام نے قائم فرمائی تھی۔ تو ان مساجد میں جب آپ یہاں آئیں گے تو نہ صرف ان مساجد میں وہ روح لے کر آئیں گے جس سے آپ کے دل میں، آپ کے ذہن میں خدا کا یہ حکم گونجتا رہے کہ مساجد خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے ہیں اور جو بھی دوسرے لوگ کسی بھی ذریعہ سے تنگ کرنے والے ہیں یا شور مچانے والے ہیں تو ان کو اس وجہ سے کہ آپ اللہ کی عبادت کرنے والے گروہ میں شامل ہیں، بجائے اس کے کہ اسی طرح جواب دیں یا وہی طریقہ اپنائیں جس طرح وہ آپ پر حملہ کر رہے ہیں۔ آپ اس سوچ کے ساتھ کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے لوگ ہیں ان اخلاق کے ساتھ پیش آئیں کہ جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ نرمی اور پیار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچاتے چلے جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا: پس اس مقصد کو اگر آپ سامنے رکھیں گے تو نہ صرف یہ مسجد جس میں آپ اللہ کی عبادت کر رہے ہوں گے

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں